REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R. N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP 3.

جلد ۳۳ — شمارہ ۳۹

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائب:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۳۶ روپے
ششماہی ۱۸ روپے
ممالک غیر (ہوائی ڈاک / بحری ڈاک) ۱۲۰ روپے
فی پرچہ ۷۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN-143516.

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۳ ر تبوک (ستمبر) - سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں ہفتہ زیر اشاعت کے دوران لنڈن سے بذریعہ ڈاک موصولہ اطلاع مظہر ہے کہ:-

”حضور پُرنور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر وعافیت ہیں - اور دن رات مہاتِ دینیہ کے سر کرنے میں مصروف ہیں“ الحمد للہ - احباب کرام توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمارے جان و دل سے محبوب آقا کا ہر آن حامی و ناصر ہو اور ہمیشہ اپنی تائیدات سے نوازتا چلا جائے (آمین)

نئے یورپین مرکز کیلئے موزوں عمارت اور وسیع قطعۂ زمین خرید لیا گیا

قادیان ۲۱ ر تبوک (ستمبر) - آج یہاں محترم عطاء المجیب صاحب راشد امیر و مشنری انچارج برطانیہ کی جانب سے بذریعہ ٹیلیگرام یہ خوش کن اطلاع موصول ہونے پر ہر فرد جماعت کا دل شکر و امتنان کے جذبات سے لبریز ہو گیا کہ ”الحمد للہ، نئے یورپین مرکز کے لئے لنڈن سے قریب ۲۵ میل کے فاصلہ پر جنوب مغرب سمت میں واقع ایک RESIDENTIAL SCHOOL BUILDING (باقی دیکھئے صفحہ ۷ پر)

یکم محرم ۱۴۰۵ ہجری — ۲۷ ر تبوک ۱۳۶۳ ہش — ۲۷ ر ستمبر ۱۹۸۴ء

نعرہ ”اَنَا خَیْرٌ“ اور مُلّا

از مکرم سید امتیاز احمد صاحب اشرف - سوری - انگلینڈ

مُلّا عرفِ عام میں اس شخص کو کہتے ہیں جو علم و عقل میں اپنے آپ کو دوسروں سے بہتر سمجھتا ہو اور بزعم خود فتویٰ دینے کا مجاز ہو۔ بالفاظِ دیگر ”اَنَا خَیْرٌ“ کا نعرہ لگانے والا ہو۔ اس قسم کا شخص ہر دور میں گزرا ہے - اور ہمیشہ اس نے ”اَنَا خَیْرٌ“ کا نعرہ لگا کر اہل اللہ اور مقدس لوگوں کو آزار پہنچانا اپنا حق سمجھا ہے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ جس روز خدا تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو زمین پر اپنا خلیفہ بنایا اور اپنی روح اس میں پھونکی تو اس وقت کے سب سے بڑے مُلّا نے ”اَنَا خَیْرٌ“ کا نعرہ لگا کر آدمؑ کی اطاعت سے انکار کر دیا۔ اس کے بعد جتنے بھی انبیاء گزرے ان سب کی مخالفت اس وقت کے مُلّاؤں نے کی۔ حضرت نوحؑ - حضرت صالحؑ - حضرت شعیبؑ - حضرت ابراہیمؑ - حضرت موسیٰ علیہم السلام کے واقعات پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ ان تمام کی مخالفت اس زمانہ کے سرکردہ لوگوں نے عوام کو یہ کہہ کر کی کہ یہ تو معمولی آدمی ہے۔ کھاتا کماتا ہے اور بازاروں میں پھرتا ہے - اور ہمیشہ اپنی برتری کا اظہار کر کے خدا کے فرستادوں کو دُکھ دیا، شہر بدر کیا - اور قتل کرنے کے درپے رہے۔ حتیٰ کہ حضرت موسیٰؑ کے مقابلہ میں اس وقت کے مُلّائے اعظم نے جسے حکومت کا غرور بھی تھا، ”اَنَا خَیْرٌ“ کا نعرہ لگا کر حضرت موسیٰؑ کی مخالفت کی یہی حال حضرت عیسیٰؑ کا ہوا - اور اس وقت کے مُلّاؤں نے فتویٰ دے کر انہیں صلیب پر لٹکا دیا۔

جب رسولِ کریم صلعم نے مکہ میں پاک زندگی گزارنے کے بعد خدا کے نبی ہونے کا اعلان کیا تو اُس وقت کے سب سے زیادہ علم و حکمت رکھنے والے عَمرو بن ہشام نے جسے لوگ ابوالحکم کہا کرتے تھے اور جو آج تک ابوجہل کے نام سے یاد کیا جاتا ہے ”اَنَا خَیْرٌ“ کا نعرہ لگایا اور تمام عمر رسولِ پاکؐ کی مخالفت اور ایذا رسانی میں صرف کی - اس کا ساتھ دینے والا مکہ کا دوسرا بڑا مُلّا ابولہب تھا۔ جب یہ مخالف اپنے کیفرِ کردار کو پہنچے تو مدینہ کے ایک سردار عبد اللہ بن اُبَی ابن سلول نے ”اَنَا خَیْرٌ“ کا نعرہ لگایا اور کہا کہ مدینہ کا سب سے معزز آدمی وہاں کے (نعوذ باللہ) سب سے ذلیل شخص (یعنی رسول اکرمؐ) کو مدینہ سے نکال دے گا۔ تو اس دعوئے ”اَنَا خَیْرٌ“ نے ہمیشہ شر کا دروازہ کھولا اور خدا کے فرستادوں اور نیک اور عالم لوگوں کی ہمیشہ مخالفت کی۔

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی قدوسیت اور روحانیت نے ایسے مُلّاؤں کا سر کچل دیا۔ اور حضورؐ کے بعد اور خلافتِ راشدہ کے دوران کسی ایسے مُلّا کا وجود نہیں ملتا مگر جونہی انانیت کا دَور دَورہ شروع ہوا اور خلافت کی بجائے اسلام میں آمریت کا آغاز ہوا تو مُلّا نے پھر طاقت پکڑنا شروع کی - اور سب سے پہلے تختۂ مشق بننے والے حضرت فاطمہؓ کے جگر گوشے اور رسولِ اکرمؐ کے نواسے سید الشہداء حضرت امام حسینؓ ابن علیؓ تھے۔ اور اس کے بعد ہر صدی ہجری میں خدا کے مقدس لوگوں نے مُلّاؤں کے ہاتھوں اذیتیں اٹھائیں اور قتل ہوئے۔ میں مختصراً ہر صدی کے نیک اور مقدس لوگوں اور اس وقت کے

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸-۱۹-۲۰ ر فتح (دسمبر) ۱۳۶۳ ہش / ۱۹۸۴ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸-۱۹-۲۰ ر فتح (دسمبر) ۱۳۶۳ ہش / ۱۹۸۴ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ احباب اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس روحانی اجتماع میں شرکت فرما سکیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

”مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا“

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش:- عبد الرحیم و عبد الرؤف ۔ الکان جمیلہ سارجنٹ ماڈرنٹے صالح پور ۔ کٹک - (اڑیسہ)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا - پروپرائیٹر:- صدر انجمن احمدیہ قادیان

آقا! ترے بغیر یہ گلشن اُداس ہے

محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ، بیگم محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایم۔ اے

آقا! ترے بغیر یہ گلشن اُداس ہے
ماحول بھی اُداس ہے گھر بھی اداس ہے

فتنوں کی شورشوں سے ہیں مضطرب یہ دل
ہاں آنکھ ہے کہ زار، درشن اُداس ہے

ہجر و فراقِ یار کا عالم نہ پوچھئے
آئینۂ دل کا اُدھر کا درپن اُداس ہے

تیرے بغیر رونقِ بزمِ چمن نہیں!
سرو و سمن اُداس ہیں، سوسن اُداس ہے

خورد و کلاں کے سینے ہیں صدیوں کا غم لئے
پیری فسردہ دل ہے تو بچپن اُداس ہے

اہلِ وفا کے جذبے ہیں یکسانیت لئے
ایواں ہو یا غریب کا مسکن اداس ہے

محروم دید سے مری آنکھیں ہیں اشکبار
لالے کا داغ دل میں ہے دھڑکن اُداس ہے

اہلِ چمن پہ بار ہے خاموشیوں کا بوجھ
اے عندلیبِ خوشنوا! گلشن اداس ہے

تجھ کو ترے ہی جذبۂ پرواز کی قسم
اب جلد لوٹ آ کہ نشیمن اُداس ہے

افسردہ ہیں مکاں بھی مکینوں کا ذکر کیا
دیوار و در اُداس ہیں آنگن اُداس ہے

بستی کا میری حال نہ پوچھو کہ آج کل
محبوب کے فراق میں ہر تن اُداس ہے

ہر ایک دل سے اُٹھتی ہے بس ایک ہی پکار
"موسیٰ پلٹ کہ وادیٔ ایمن اُداس ہے"

جھڑیاں کرم کی فضل کی برسات چاہیئے

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تازہ منظوم کلام جو امریکہ کے سالانہ کنونشن کے موقعہ پر مکرم سعید جمیل صاحب آف کینیڈا نے انتہائی پُرسوز اور مترنم آواز میں سُنایا۔

پیغام آرہے ہیں کہ مسکن اُداس ہے
طائر کے بعد اُس کا نشیمن اداس ہے!

اِک باغباں کی یاد میں سرو و سمن اُداس
اہلِ چمن فسردہ ہیں گلشن اداس ہے

نرگس کی آنکھ نم ہے تو لالے کا دل اُداس
غنچے کا دل حزیں ہے تو سوسن اُداس ہے

ہر موجِ خونِ گُل کا گریباں ہے چاک چاک
ہر گُل بدن کا پیرہن و تن اداس ہے

طائر کے بعد اس کا نشیمن اداس ہے
پیغام آرہے ہیں کہ مسکن اُداس ہے

آزردہ گُل بہت ہیں کہ کانٹے ہیں شادکام
برقِ تپاں نہال کہ خرمن اُداس ہے

سینے پہ غم کا طُور لئے پھر رہا ہے کیا
موسیٰ پلٹ کہ وادیٔ ایمن اُداس ہے

طائر کے بعد اس کا نشیمن اُداس ہے
پیغام آرہے ہیں کہ مسکن اُداس ہے

بس نامہ بر اب اتنا تو جی نہ دکھاؤ آج
پہلے ہی دل کی ایک ایک دھڑکن اُداس ہے

بن باسیوں کی یاد میں کیا ہونگے گھر اداس
جتنا کہ بن کے باسیوں کا من اداس ہے

طائر کے بعد اس کا نشیمن اُداس ہے
پیغام آرہے ہیں کہ مسکن اُداس ہے

مجنوں کا دشت اداس ہے صحنِ چمن اُداس
صحرا کی گود لیلیٰ کا آنگن اُداس ہے

چشمِ تر میں آ تو بسے ہو مرے حبیب
کیوں پھر بھی میری دید کا مسکن اداس ہے

گھبرا کے دردِ ہجر سے اے میہمانِ عشق
جس تن میں آ کے اترے ہو وہ تن اداس ہے

آنکھوں سے جو لگی ہے جھڑی تھم نہیں رہی
آ کر ٹھہر گیا ہے جو ساون اداس ہے

پیغام آرہے ہیں کہ مسکن اداس ہے
طائر کے بعد اس کا نشیمن اُداس ہے

بس یادِ دوست اور نہ کر فرشِ دل پہ رقص
سُن کتنی تیرے پاؤں کی جھانجھن اُداس ہے

او نغمہ ہائے دردِ نہاں تم بھی کچھ سنو
دیکھو نہ میرے دل کی بھی راگن اُداس ہے

مولا! ہمومِ غم کے تھپیڑے پناہ پناہ
اب انتظامِ دفعِ بلیات چاہیئے

جُھلسے گئے ہیں سینہ و دل جاں بلب ہیں ہم
جھڑیاں کرم کی فضل کی برسات چاہیئے

پیغام آرہے ہیں کہ مسکن اُداس ہے
طائر کے بعد اس کا نشیمن اُداس ہے

بشکریہ ماہنامہ "النور" واشنگٹن (امریکہ) ستمبر ۱۹۸۴ء

خطبہ جمعہ

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۴ ظہور (اگست) ۱۳۶۳ ہش / ۱۹۸۴ء بمقام مسجد فضل لندن

حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ بصیرت افروز خطبہ جمعہ کیسٹ کی مدد سے احاطۂ تحریر میں لاکر ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کررہا ہے ۔ ——— (ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے درج ذیل آیاتِ کریمہ تلاوت فرمائیں :-

فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝
فَإِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۝ وَإِلَىٰ رَبِّكَ فَارْغَبْ ۝
(اَلَمْ نَشْرَح : ۶ تا ۹)

اور پھر فرمایا :-

یہ آیات جن کی میں نے تلاوت کی ہے عموماً ان میں سے پہلی آیت یعنی فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ کا ترجمہ یہ کیا جاتا ہے کہ ہر تنگی کے بعد ایک آسائش کا زمانہ بھی ہے ۔ اور یہ ترجمہ درست ہے ۔ لیکن فَإِنَّ بَعْدَ الْعُسْرِ يُسْرًا نہیں فرمایا گیا ۔ بلکہ فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا فرمایا گیا ہے ۔ کہ عُسر کے ساتھ یعنی تنگی کے ساتھ ایک آسائش ہے ۔ اور یہاں بَعْدَ کے لفظ کو چھوڑ کر مَعَ کے لفظ کو استعمال کرنے میں

ایک گہری حکمت

ہے ۔ ایک تو بَعْدَ میں کچھ دوری پڑ جاتی ہے ۔ ہو سکتا ہے عُسر کے زمانے کے بعد، ایک لمبے عرصے کے وقفے کے بعد پھر یُسر شروع ہو تو یہ جو خوف ہے کہ بعد کتنا لمبا ہو جائے گا؟ اس خوف کو دور کرنے کے لئے مَعَ سے بہتر لفظ استعمال نہیں ہو سکتا تھا ۔ کہ تمہارے عُسر اور تمہارے یُسر کے درمیان کوئی فاصلے نہیں ہیں ۔ عُسر کے معاً بعد بڑی تیزی کے ساتھ تم یُسر کا زمانہ دیکھو گے ۔ ایک تو مَعَ نے یہ ایک نیا معنیٰ پیدا کردیا اور دوسرے یہ کہ بیک وقت عُسر اور یُسر کے نظارے کو دکھانے کے لئے بھی مَعَ کے لفظ نے ایک اور مضمون اس آیت میں بھر دیا ۔ مطلب یہ ہے کہ اگر تم خدا کی طرف سے بعض آزمائشیں دیکھ رہے ہو تو یہ کیوں دھیان نہیں کرتے کہ ان

آزمائشوں کے ساتھ ساتھ اللہ کی رحمتیں بھی

تو بہت نازل ہو رہی ہیں ۔ جہاں تمہیں تنگی دکھائی دے رہی ہے وہاں ان آسائشوں کو بھی دیکھو کہ جو آسمان سے تمہارے لئے ساتھ ساتھ نازل ہو رہی ہیں ۔ ان میں نہ بُعد پایا جاتا ہے نہ دوری پائی جاتی ہے ۔ بیک وقت ظاہر ہونے والا ایک نظارہ ہے جس کی طرف توجہ مبذول کروادی گئی ۔

چنانچہ پاکستان میں جہاں آج کل مظلومیت کا خاص دور ہے وہاں بھی بکثرت لوگ اللہ تعالیٰ کی غیبی تائید اور رحمت کے ایسے نظارے دیکھ رہے ہیں کہ سینکڑوں خطوط ایسے موصول ہوتے ہیں جن میں حیرت انگیز خدا کے پیار اور محبت کے واقعات درج ہوتے ہیں ۔ اور باہر کی دنیا والوں کو پاکستان والے وہ واقعات لکھ لکھ کر تسلیاں دیتے ہیں ۔ چنانچہ بہت سے لوگ جن کو خطوط موصول ہوتے ہیں ایسے پاکستان سے ، وہ مجھے بھجوا دیتے ہیں ۔ تو باہر بیٹھے اپنے رشتہ داروں کو ، عزیزوں کو وہاں سے وہ تسلیاں دیتے ہیں کہ فکر نہ کرو ، ہم اللہ کے فضل سے بالکل ٹھیک ہیں ۔ جہاں بعض آزمائشیں ہیں وہاں خدا کے فضل بھی اس کثرت سے نازل ہو رہے ہیں اور اتنی روحانی ترقی نصیب ہو رہی ہے کہ قومیں

سینکڑوں سال کی ریاضتوں میں سے گزر کر

جو مقامات حاصل کیا کرتی ہیں وہ اللہ تعالیٰ ہفتوں اور مہینوں میں عطا فرما رہا ہے ۔ تو مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا کا ایک یہ بھی مفہوم ہے اور ایک یہ بھی مفہوم ہے کہ بعض جگہ آزمائشیں ہیں تو بعض دوسری جگہ کثرت سے فضل ہی فضل نازل ہو رہے ہیں ۔ اور یہاں معیّت میں علاقہ بدل جائے گا ۔ بعض علاقے آزمائشوں کے ہیں تو سارے آزمائشوں ہی کے تو علاقے نہیں ہیں ۔ خدا کے جس طرح موسم بدلتے رہتے ہیں اور ایک وقت میں دنیا میں مختلف موسم پائے جاتے ہیں ، آگے پیچھے بھی موسم بدلتے ہیں اور پیچ (PATCH) (خطۂ زمین ۔ ناقل) میں ایک موقعے پر بھی موسم بدلے ہوئے دکھائی دیتے ہیں ۔ تو مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ایک یہ جہان بھی معنوں کا ہمارے سامنے کھول دیا ۔

تو میں آج چند نمونے اللہ تعالیٰ کے احسانات کے جماعت کے سامنے رکھتا ہوں ۔ تاکہ ان کو علم ہو کہ خدا تعالیٰ کس طرح تمام دنیا میں کثرت سے اپنے فضل نازل فرما رہا ہے ۔ اور اس کے لئے میں نے آج

تبلیغ کا موضوع

چُنا ہے ۔ جانی قربانی اور مالی قربانی اور جذبات کی قربانی سے متعلق اور ان جہات میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا ذکر میں بارہا پہلے کرتا آیا ہوں ۔ اب میں تبلیغ کے موضوع پر آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ساری دنیا میں تبلیغ کی ایک نئی رَو چل پڑی ہے اور ایسے ممالک جہاں بہت ہی سست رفتار تھی ، وہاں بھی خدا کے فضل سے بڑی تیزی آ رہی ہے ۔ اور ایسی قومیں جن میں احمدیت کا نفوذ بہت ہلکا تھا ، سست روی پائی جاتی تھی ان میں بھی بڑی تیزی سے اب جماعت کی طرف رجوع ہو رہا ہے ۔ چنانچہ گزشتہ ایک دو ماہ کے اندر

عربی بولنے والی قوموں میں سے

خدا کے فضل سے ستائیس بیعتیں موصول ہوئی ہیں اور اہل عرب خواہ عرب میں ہیں اور شمالی افریقہ کے عرب بھی ہیں اس میں شامل ۔ تو یہ رجحان پہلے نظر نہیں آتا تھا ۔ یورپ کے دو ممالک بلکہ تین میں خدا کے فضل سے عربوں نے وہاں بیعتیں کیں ۔ اور بڑے مخلص ہیں ۔ ڈنمارک میں تو اوپر تلے دو عرب نوجوانوں نے بیعتیں کی ہیں ۔ اور بڑی تیزی کے ساتھ وہ اخلاص میں ترقی کررہے ہیں ۔ لٹریچر لے رہے ہیں ۔ منصوبے دے رہے ہیں کہ کس طرح ہماری قوم میں تبلیغ ہونی چاہیئے ۔ اور اچھے خاصے وہاں کے تعلیم یافتہ اور اعلیٰ خاندانوں کے افراد ہیں ۔ تو یہ بھی ایک اللہ کا غیر معمولی فضل ہے جس کو نظر میں رکھنا چاہیئے ۔ صرف درد کے ساتھ دعا نہیں ہونی چاہیئے ،

شکر کے ساتھ بھی دعا ہونی چاہیئے

یہ پہلو جو ہے اس کو آپ نظر انداز نہ ہونے دیں کبھی بھی ۔ کیونکہ درد سے ہلکی سی شکایت پیدا

"کوئی سچا مومن نہیں ہو سکتا جب تک اُس کا دل نرم نہ ہو۔"
(شہادۃ القرآن)

پیشکش :- گلوب ربڑ مینوفیکچررس ۱/۲ رابندرا سرانی ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳
فون :- 27-0441
گرام :- "GLOBEXPORT"

ہو جاتی ہے - جتنا زیادہ ادب کا مقام ہو اتنا انسان اس شکایت کو دبا لیتا ہے اپنی آواز میں - لیکن اس کی سسکیاں پھر بھی بیان کر دیتی ہیں اس شکایت کو - چھپ تو نہیں سکتی اس لئے خدا کے حضور جہاں درد بھری سسکیاں لیتے ہیں وہاں شکر کا بھی اظہار کیا کریں کہ ان اندھیروں میں بھی وہ روشنی کے سامان پیدا فرما رہا ہے۔

جرمنی کے متعلق میں نے پہلے بھی ذکر کیا تھا کہ

یورپ کے سب ملکوں میں سب سے آگے

ہے خدا کے فضل سے - اور سو کا جو میں نے ان کو ایک سال کا ٹارگٹ دیا تھا اس میں سے وہ نصف تک پہنچ چکے ہیں - یعنی نصف جولائی تک - ساڑھے چھ مہینے میں خدا کے فضل سے پچاس بیعتیں وہاں ہو چکی ہیں - اور ابھی ساڑھے پانچ ماہ باقی ہیں - اور جس طرح چندوں میں دیکھا جاتا ہے کہ آخر پر جا کر رفتار تیز ہو جاتی ہے اگر اسی طرح ہم اندازے لگائیں تو امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ سو سے آگے بڑھ جائیں گے۔

انگلستان دوسرے نمبر پر

ہے - اس میں آٹھ بیعتیں ہوئی ہیں - حالانکہ جماعت بہت بڑی ہے - اب کچھ خطوں سے لگتا ہے کہ توجہ شروع ہوئی ہے - لیکن چونکہ لیٹ سٹارٹر (LATE STARTERS) ہیں، بعد میں آنے والے ہیں اس میدان میں اس لئے کچھ وقت لگے گا۔ تبلیغ کے لئے تو پہلے تیاری ہوا کرتی ہے، واقفیت پیدا کرنا، تعلقات بڑھانے، پھر ٹھوکریں کھانی پڑتی ہیں - زمینیں بدلنی پڑتی ہیں - بعض تجربے کئے، ناکام رہ گئے، پھر دوسری جگہ شروع کئے - خاص طرز اختیار کی، وہ ناکام رہی، نئی طرز پھر بدلی - تو رفتہ رفتہ یہ آتے ہیں گا فن - ایک ہی دن میں تو انسان پیغام نہیں بن جایا کرتے - امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ جس طرح مجھے خطوط سے اندازہ ہو رہا ہے، انگلستان کی جماعت بھی جب پوری طرح انہماک کے ساتھ تبلیغ شروع کرے گی تو سات آٹھ کا قصہ نہیں بلکہ سینکڑوں میں بات جا پہنچے گی - انشاء اللہ تعالیٰ۔

ڈنمارک اور سویڈن میں بھی

جیسا کہ میں نے بتایا تھا بیعتیں ہوئی ہیں اور دو ملکوں پر ایسی بیعتیں ہوئی ہیں جو خاص طور پر قابل ذکر ہیں آئرن کرٹن (IRON CURTAIN) جو کہلاتا ہے یعنی اشتراکی دنیا اس میں ایک تو یوگوسلاویا میں پہلے ہی خدا کے فضل سے جماعت قائم ہے اور وہاں جب بھی وقف عارضی والے گئے ہیں ان کو خدا تعالیٰ نے نیا پھل عطا فرمایا ہے - وہاں امکانات ہیں - اور ایسے یورپین ممالک جن میں یوگوسلاو زیادہ کثرت سے جاتے ہیں ان کو ان کی طرف توجہ کرنی چاہیئے - ان میں بیداری پیدا ہو رہی ہے - اسلام کی طرف رجحان پایا جاتا ہے - اس لئے ان کو ضرور خاص طور پر پیش نظر رکھیں -

دو ملکوں کی بیعتیں جن کا میں نے ذکر کیا ہے وہ اس کے علاوہ ہیں - ایک

پولینڈ

وہاں ابھی تازہ اطلاع وقف عارضی کے وفد کی طرف سے آئی ہے کہ خدا کے فضل سے دو بیعتیں ہوئی ہیں - اور امام زرکن کی کوششوں سے خدا کے فضل سے یہ پھل ملا ہے - واقفین عارضی نے لکھا ہے کہ یہ ہماری محنت نہیں بلکہ امام زرکن نے پہلے سے تیار رکھی ہوئی تھیں - اور پولینڈ میں چونکہ پہلے بھی اسلام کا اثر ہے اور اب چونکہ ایک بددلی پیدا ہو رہی ہے اشتراکی فلسفے سے، اسی لئے عیسائیت وہاں دوبارہ پنپ رہی ہے - تو اسلام کے پنپنے کے بھی خدا کے فضل سے امکانات ہیں - اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے ان کو مزید - تو ایک بنیاد بن رہی ہے جو انشاء اللہ تعالیٰ ایک مضبوط جماعت پر منتج ہو گی۔

گریک (GREEK) (یونانی - ناقل) میں پہلی مرتبہ

گریک کے مسلمان ہونے کی خوشخبری

ملی ہے - ہوئی تو انگلستان میں ہی ہیں یہ بیعتیں - لیکن دو گریک مائیں ہیں جنہوں نے احمدیت قبول کی ہے - اور ان کے بچے بھی ساتھ ہی خدا کے فضل سے - تو یہ بہت خوشخبری کی بات ہے - ایک تو واپس چلی گئی ہیں یہاں سے اور بہت ہی نیک ارادے لے کر گئی ہیں - اور انہوں نے عہد کیا ہے کہ جاکے میں اپنے خاندان میں اور علاقے میں تبلیغ کی کوشش کروں گی -

امریکہ

میں اگرچہ جماعت بہت تعلیم یافتہ ہے اور مقامی طور پر امریکن بھی خدا کے فضل سے کافی تعداد میں احمدی ہیں - لیکن تبلیغ میں امریکہ پیچھے ہے - ایک ڈیٹن کی جماعت کبھی کبھی جوش دکھاتی ہے - اور ایکدم پنپنا شروع کرتی ہے - پھر ان کو نیند بھی آجاتی ہے - پھر وہ کچھ دیر آرام کرتے ہیں - تو امریکہ کو توجہ دلانی چاہیئے - کچھ امریکن نمائندے یہاں موجود ہیں اس وقت - ان کو میں خاص طور پر پیش نظر رکھ رہا ہوں کہ امریکہ میں پاکستانی بالکل تبلیغ نہیں کر رہا - افریقن تو جو امریکن افریقن ہیں وہ تو خدا کے فضل سے کر بھی لیتے ہیں - اور وہائٹس (WHITS) بھی کرتے ہیں ان میں - اور پچھلے سال بھی سفید فام امریکیوں میں بھی بیعتیں ہوئیں - لیکن وہ بھی جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے کبھی اٹھتے ہیں کبھی سو جاتے ہیں۔

ایک استقلال جو مومن کی زندگی میں نظر آنا چاہیئے

وہ نہیں ہے - اور پاکستانی تو تبلیغ میں بہت ہی نکمے ہیں بیچارے - زیادہ سے زیادہ جو بہت مخلص کہلاتے ہیں وہ چندے میں مخلص ہیں - اور بعض لوگ اپنے بچوں کو قرآن شریف وغیرہ پڑھا دیتے ہیں گھر میں اور تربیت بھی کر رہے ہیں - یہ بھی بڑا اہم کام ہے - بہت بنیادی کام ہے - لیکن تبلیغ میں پیچھے رہ گیا ہے امریکہ - خصوصاً امریکن پاکستانی - شاید ان کو خدا تعالیٰ نے چونکہ سہولتیں زیادہ دی ہیں، ان کے مقام زیادہ بلند ہیں مالی اور دنیاوی لحاظ سے - تو شاید وہ سمجھتے ہوں کہ ہم تبلیغ والے لوگ نہیں ہیں - تبلیغ تو نچلے آدمیوں کا کام ہے تو یہ درست نہیں ہے - میں نے پہلے بھی کہا تھا

اونچا وہی ہے جو تبلیغ میں اونچا ہے

اور وہی اونچے ہوں گے آئندہ - اور ان کی نسلیں اونچی کی جائیں گی جو تبلیغ میں اونچے ہوں گے۔ جو اس میں گر جائیں گے ان کی نسلوں کی بھی کوئی ضمانت نہیں ہے۔

نائیجیریا

سے فضل الٰہی صاحب انوری اطلاع دیتے ہیں، بعض خوشخبریاں دے رہے ہیں - ایک تو نسترزا کے مقام پر بارہ ۱۲ ایکڑ زمین برائے سکول مل گئی ہے - وہاں ایک نیا سکول جاری کیا جائے گا انشاء اللہ - اور اوگاموشا سے پندرہ میل دور ایک قصبہ میں سولہ ۱۶ افراد نے بیعت کی ہے - اور ایک نئی جماعت وہاں خدا کے فضل سے قائم ہوئی ہے - اور ۱۶ ؍ سے ۱۳۱؍ جولائی یعنی پندرہ دن میں اکاسی ۸۱ بیعتیں ہوئی ہیں نائیجیریا میں جو گزشتہ رجحان کو دیکھتے ہوئے معلوم ہوتا ہے کہ تیزی کی طرف مائل - رجحان بلندی کی طرف مائل ہے۔

یوگنڈا

میں پچھلے دو سال کے اندر تیئیس ۲۳ نئی جماعتیں قائم ہوئی تھیں - لیکن گزشتہ چند ماہ سے وہاں کمزوری آگئی ہے، سستی آگئی ہے - اس لئے یوگنڈا کو توجہ کرنی چاہیئے وہ پہلے مومنٹم (MOMENTUM) کو اپنے قائم رکھیں - ورنہ بعض دفعہ اگر جماعتوں کو اسی حالت پہ نیند آگئی تو پھر دوبارہ جگانا مشکل ہو جائے گا - چنانچہ وہاں سے ڈیڑھ ڈیڑھ، چار چار، پانچ پانچ بیعتوں کی تو اطلاعیں مل رہی ہیں مختلف علاقوں سے - مثلاً کمپالہ سے دو ہوئی ہیں یا محمد علی صاحب کا کرسے جہاں ہیں وہاں سے اطلاع مل رہی ہے لیکن جو پہلے رو چلی تھی وہ اب رو والی شکل نہیں ہے۔

تنزانیہ

میں خدا کے فضل سے مورو گورو مشنری ٹریننگ کالج کا افتتاح ہو گیا ہے - اور ایک خوشکن رپورٹ یہ ہے کہ اکاون ۵۱ افراد غیر مسلموں میں سے اسلام میں داخل ہوئے ہیں - جو پہلے اپنی بدبختی اور بدقسمتی کے نتیجے میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ذات مبارک سے پرخاش رکھتے تھے اور نفرت رکھتے تھے - اور اب ایسی محبت میں ان کی حالت بدل گئی ہے کہ دل وجان نچھاور کر رہے ہیں۔

نئے ممالک میں جماعتوں کے قیام کا منصوبہ

جو بنایا گیا تھا - سب ممالک کے سپرد کئے گئے تھے کہ تم نے فلاں فلاں ملک میں نئی جماعت قائم کرنی ہے - اس میں بہت سے لوگ سستی سے کام لے رہے ہیں - اور باقاعدہ رپورٹیں نہیں بھیج رہے - تو ان کا یہ خیال ہو کہ میں بھول جاؤں گا، یہ غلط بات ہے، یہ تو

میری زندگی کا مقصد

ہے - میں کیسے بھول سکتا ہوں - تو میں نے توجہ دلائی ہے تبشیر کو کہ بار بار ان کو لکھ کر پوچھیں اور وہ خود بھی خیال کریں - اور اب تو انگلستان کی طرف سے بھی اس بارے میں کوئی رپورٹ نہیں مل رہی - حالانکہ یہاں تو دو ہفتے کا کیا سوال ہے ہر چوتھے پانچویں دن رپورٹ مل سکتی ہے تبلیغی صورت حال کے متعلق - تو ہر ملک کے امیر کو چاہیئے کہ وہ رپورٹ میں لازماً ذکر کرے کہ اس مہینے میں کتنے ہوئے ہیں احمدی مقامی طور پر - سال سے اب تک کتنے ہو چکے ہیں - اور نئے ممالک جو سپرد کئے گئے تھے ان میں سے کن ممالک میں خدا کے فضل سے پودا لگا ہے - اور نئی جماعتیں بنانی تھیں - یہ بھی ایک سکیم کا حصہ تھا، کہ تمہاری جماعتیں اگر سو ہیں تو ان کو

ڈبل کرد، دوسو کرد۔ تو بعض بڑے اچھے مبلغ ہیں جو توجہ سے ان باتوں کی رپورٹیں کرتے ہیں۔ اور بعض تو سو بتاتے ہیں۔ سمجھتے ہیں بھول گئے ہوں گے ...۔

تو تنزانیہ کے مبلغ جو ہیں وہاب صاحب، انہوں نے بڑی اچھی رپورٹ بھجوائی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمارے سپرد جو نئے ممالک میں جماعتوں کے قیام کا منصوبہ تھا اس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے راونڈا میں یا روانڈا میں (ریپبلک آف روانڈا) پرونانوسی ایشن (PRONOUNCIATION) اس کا مجھے صحیح یاد نہیں۔ راونڈا ہے یا روانڈا ہے۔ وہاں کہتے ہیں کہ ۱۶ مئی کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بائیس ۲۲ افراد پر مشتمل جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھ دی گئی ہے۔ اور اب ایک نیا ملک بھی جماعت احمدیہ کی فہرست میں شامل ہوگیا ہے۔ پہلے بھی ان میں بیعتیں ہو کے کچھ احمدی ہوئے تھے۔ لیکن باقاعدہ جماعت کا قیام اب ہوا ہے۔ اور روانڈا کے علاقے کے چیف منسٹر نے جس جگہ بیعتیں ہوئی ہیں چار ایکڑ زمین وقف کی ہے۔ جو ایک نہایت ہی خوبصورت پہاڑی پر اونچی جگہ پر واقع ہے۔ اور باوجود شدید مخالفت کے اور سازشوں کے وہ اپنی بات پر قائم رہا ہے اور اس نے قطعاً کوئی تردد نہیں کیا یہ تحفہ جماعت کو پیش کرنے میں۔ اللہ تعالیٰ اس کو بھی جزا دے۔ (آمین)

سیرالیون

میں سیکنڈری سکول لیوٹن کا سنگِ بنیاد رکھ دیا گیا ہے۔ جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ڈیڑھ لاکھ لیون کا تو فوراً ہی انتظام فرما دیا۔ یعنی ستر ہزار پاؤنڈ کا۔ اور بقیہ جماعت اپنی طرف سے کوشش کر کے مزید اکٹھا کرے گی۔ انشاء اللہ۔

فری ٹاؤن میں مسجد اور دفتر کی عمارت کا کام شروع ہوگیا ہے۔ اور پندرہ روزہ رپورٹ جو آتی ہے اس میں پینتیس ۳۵ بیعتوں کا ذکر ہے۔ سیرالیون کے لحاظ سے یہ بھی بہت تھوڑی ہیں۔ ان کو بھی مزید توجہ کرنی چاہئیے۔ مگر جو گزشتہ کے مقابل پہ اگر نظر ڈالیں تو بہت خدا کا فضل ہے۔ ہر جگہ سے بالعموم الا ماشاء اللہ اکثر ملکوں سے رجحان تیزی کی طرف دکھائی دے رہا ہے۔

غانا

میں چندہ کی رپورٹ جو انہوں نے بھیجی ہے وہ تو یہ ہے۔ بنہ کے اجتماع میں چھتیس ۳۶ ہزار، خدام الاحمدیہ کے اجتماع میں چالیس ۴۰ ہزار اور وا کی ریجنل کانفرنس کے موقعہ پر پانچ لاکھ اور ٹیما کی ریجنل کانفرنس کے موقعہ پر دو ۲ لاکھ ستر ہزار سیڈیز اکٹھی ہوئیں۔ اور وہ یہ کہتے ہیں کہ یہ اللہ کا خاص فضل ہے کہ اگرچہ اقتصادی لحاظ سے بہت ہی گری ہوئی حالت ہے غانا کی۔ لیکن چندوں کے لحاظ سے گرنے کی بجائے بڑھ رہی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ جماعت میں اخلاص بڑے ترقی پر ہے۔ تو یہ جو چندوں کا ذکر یہاں کیا گیا ہے، دراصل یہ اخلاص کے پیمانے کے طور پر، کہ شدید گرتی ہوئی اقتصادی حالت میں جہاں فاقے پڑ رہے ہوں، بلکہ فاقوں سے لوگ مر رہے ہوں وہاں احباب جماعت چندوں میں اضافے کر رہے ہوں

یہ ایک حیرت انگیز نشان ہے خدا کے فضل کا

کہ اخلاص میں کمی آنے کی بجائے ترقی ہو رہی ہے۔

اور جہاں تک بیعتوں کا تعلق ہے، ان کی سو ڈیڑھ سو بیعتیں ماہانہ کی اطلاعیں آتی ہیں۔ لیکن وہ اُن کے لحاظ سے بہت کم ہیں۔ سابقہ کے مقابل پر وہ خوش ہیں اور اس میں وہ حق بجانب ہیں کہ پہلے سے رفتار تیز ہے۔ لیکن غانا جیسے ملک میں جہاں جماعت کا غیر معمولی اثر رسوخ ہے وہاں رفتار زیادہ تیز ہو جانی چاہئیے۔ بلکہ بیسیوں گنا زیادہ تیز ہونی چاہئیے۔ بہرحال یہ خوشکن خبر ہے وہ کہتے ہیں کہ

پاکستان کے حالات نے تبلیغ کی راہیں وسیع کر دی ہیں

اور جب سے پاکستان کے احمدیوں پر مظالم کی خبریں آنی شروع ہوئی ہیں عوام الناس کے علاوہ بڑی تیزی کے ساتھ اہم شخصیات اور اداروں کا جماعت کی طرف رجحان بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ تو اس کے نتائج بھی انشاء اللہ تعالیٰ اکٹھے نکلیں گے۔ کیونکہ یہ رجحان جب پیدا ہوتے ہیں تو چند دنوں میں تو نہیں وہ بیعتوں میں بدلا کرتے، کچھ وقت لگتا ہے۔ مگر امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ اس کا بھی بہت اچھا پھل ہمیں وہاں عطا ہوگا۔

متفرق بعض ممالک ہیں ان میں بھی، بعض میں تو بالکل غیر معمولی رجحان میں تیزی آئی ہے۔

گیمبیا

والے نمبر تو لگا رہے ہیں بیعتوں پر لیکن یہ نہیں بتا رہے کہ یہ کتنی دیر کے نمبر لگے ہوئے ہیں۔ مثلاً اُن کا جو اب نمبر آیا ہے آخری، وہ ۲۱۰۹ کا ہے۔ اب یہ نہیں پتہ لگ رہا کہ ایک سال کی ہیں یا پانچ سال کی ہیں۔ تو اس لئے جو بھی رپورٹ بھجوا کریں ان میں وضاحت کر دیا کریں۔

آئیوری کوسٹ

چھوٹا ملک ہے، جماعت بھی چھوٹی سی ہے۔ لیکن وہاں خدا کے فضل سے جولائی کے مہینے میں ستاون ۵۷ بیعتوں کی اطلاع ہے۔ اور فجی میں چھ ۶ بیعتوں کی اطلاع ہے اور ایک نیا جزیرہ جہاں ڈور روین کیمتوک۔ عیسائی، روم سے اور دوسرے پرچ کسی سے مگر بڑے شدت سے عیسائی تھے جو احمدی ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک تربیت حاصل کرنے کے لئے فجی سووا پہنچا۔ وہاں اس نے باقاعدہ بڑے جوش و خروش سے تربیتی کلاس میں حصہ لیا اور نئے ارادے لے کر اپنے جزیرے میں واپس لوٹ رہا ہے۔ وہ بھی دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو وہاں کا مبلغ بنا دے۔ (آمین)

ٹرینیڈاڈ میں کچھ عرصے سے بالکل خاموشی ہوگئی تھی۔ اب پچھلے مہینے وہاں سے سینتالیس ۴۷ بیعتوں کی اطلاع ملی ہے۔ موریطانیہ بھی نیا ملک ہے جہاں جماعت قائم ہوئی ہے۔ وہاں سے بھی سولہ ۱۶ بیعتوں کی اطلاع ملی ہے۔

اور بعض جگہ تو خدا کے فضل سے يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا کے رجحان ظاہر ہونے شروع ہوگئے ہیں۔ وہاں سے اطلاعیں آرہی ہیں۔ ہندوستان کے بعض علاقوں میں خدا کے فضل سے بڑا رجحان ہے۔ ان میں جو

آندھرا پردیش

میں جہاں بیعتیں پہلے ہوئی تھیں وہاں کی خوشخبری یہ ہے کہ سات ۷ مزید گاؤں خدا کے فضل سے احمدی ہو چکے ہیں اور سات گاؤں تیار بیٹھے ہیں آنے کے لئے۔ اور جتنی مخالفت بڑھ رہی ہے اتنا زیادہ احمدیت کی طرف توجہ بڑھتی جا رہی ہے۔

اور جہاں تک

کینیا

کا تعلق ہے۔ کینیا اگر جانتے ہیں کہ وہاں جماعت بڑی اچھی اور مضبوط ہوا کرتی تھی لیکن تبلیغ کے لحاظ سے کافی سست تھی۔ اور افریقنوں کو انہوں نے نظر انداز کیا ہوا تھا۔ افریقنوں میں کینیا میں بہت کم تبلیغ کی گئی ہے۔ اسی وجہ سے مغربی افریقہ میں تو بہت بھاری جماعتیں مقامی بنی ہیں لیکن کینیا میں زیادہ تر پاکستانی اور ہندوستانی تجار احمدی تھے اور جب وہ یہاں منتقل ہوگئے انگلستان میں، تو وہاں کی جماعت بہت کم رہ گئی۔ اور کمزور ہو گئی۔ تو اب وہاں مبلغین خدا کے فضل سے توجہ کر رہے ہیں۔ لیکن اُن کی توجہ سے بہت بڑھ کر اللہ تعالیٰ خود بخود ایسے سامان پیدا فرما رہا ہے کہ کثرت سے بعض جگہ رجحان ہوا ہے۔ چنانچہ کوالے اس کا تلفظ پتہ نہیں کوالے ہے یا کیا۔ کوالے KWALE کے علاقے سے کئی نئی جماعتوں کے بننے کی اطلاع ملی ہے حال ہی میں۔ چار سو سات ۴۰۷ افراد بیعت کر کے داخل ہو چکے ہیں اور تیزی سے اس علاقے میں رجحان پیدا ہوا ہے۔ اُن کو میں نے لکھا ہے کہ ان کو اور زیادہ تیزی اور شدت پیدا کرنے کی خاطر وقفِ عارضی کی مہم میں بدلیں۔ اور صرف مبلغ نہ رہے۔ یا بیعتیں کروا کر واپس نہ آجائیں۔ کیونکہ ایسے علاقوں میں جہاں تیزی ہو وہاں خطرات بھی ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ تیزی سے رجحان ہوتا ہے اور پھر لوگ بیٹھ جاتے ہیں عدم تربیت کا شکار ہو کر۔ پھر بعض واپس جانے شروع ہو جاتے ہیں ــــ تو

اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو نعمتیں عطا ہوں اُن کی قدر کرنی چاہئیے

شکر کا ایک یہ بھی طریق ہے کہ اُس طرف ساری جماعت کا رُخ موڑ دیا جائے۔ چنانچہ ہندوستان میں جب آندھرا پردیش سے مجھے یہ اطلاع ملی تھی ابتداء میں کہ وہاں رجحان ہے تو زیادہ تر اُس رجحان کو تقویت وقفِ عارضی کے ذریعے ملی تھی۔ اور حیدرآباد دکن کی جماعت کے مخلصین اور ارد گرد کی جماعتوں کے بلکہ ہندوستان کی دوسری جماعتوں نے بھی بعض، ہم نے واقفینِ عارضی بھجوائے۔ اور ایک رجحان پیدا ہوا اور بڑی تیزی سے پھر اللہ نے وہاں جماعتوں میں ترقی دی۔ یعنی گزشتہ ایک سال میں اتنے احمدی وہاں نئے ہوئے اور اب ہو رہے ہیں اور بھی کہ حیدرآباد دکن میں جب سے احمدیت آئی ہے وہاں سے اب تک اتنے احمدی نہیں تھے پرانے موجود بچوں سمیت، جتنے خدا نے نئے احمدی دیدیئے کثرت سے، ہزاروں کی تعداد میں آئے ہیں اب۔ تو

رجحان سے فائدہ اُٹھانا چاہئیے

اور جہاں رجحان دیکھا جائے وہاں پوری قوت کو اس طرف خرچ کر دینا چاہئیے۔

یہ (مشنری انچارج کینیا - ناقل) لکھتے ہیں کہ ایک نئی بنائی مسجد بھی مل گئی ہے جس کے امام صاحب احمدی ہوگئے اور اُن کے ساتھ اُن کے نمازی بھی احمدی ہوگئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا۔ اور پورے، امام اور مسجد اور نمازی اکٹھے کے اکٹھے خدا کی طرف سے تحفہ مل گیا۔ تو چونکہ ادھر رجحان ہے اس لئے کینیا والوں کو اب چاہئیے کہ سابقہ اپنے داغ دھوئیں۔

تبلیغ کی کمزوری کے۔ اور ادھر تیزی کے ساتھ چڑھائی کریں فوج در فوج۔ اور دیہات میں پھریں۔
عیسائی مبلغین بڑی تکلیفیں اُٹھاتے تھے۔ احمدیوں کو تو اس سے زیادہ

تبلیغ کے میدان میں قربانی کے نمونے

دکھانے چاہئیں۔ وہ مسیح محمدی کے غلام ہیں۔ حیرت انگیز کام کئے ہیں عیسائی پادریوں نے قربانی کے۔ جنگلوں میں جاکے بس گئے۔ واقفِ عارضی کو تو صرف دس پندرہ دن کے لئے تکلیف اُٹھانی ہوگی۔ لیکن بعض تو ایسے پادری تھے جنہوں نے عمریں گزاریں وہاں۔ وہاں بیماریوں میں ملوث ہوئے۔ دکھ اُٹھائے۔ بعض جنگلی جانوروں کا شکار ہوئے۔ بعض کو وہاں آدم خور لوگ کھا گئے۔ لیکن ان لوگوں نے تبلیغ نہیں چھوڑی اپنی۔ تو بڑی قربانیاں ہیں اس عیسائیت کے پس منظر میں جو آج آپ کو افریقہ میں نظر آرہی ہے۔ اس لئے جہاں بھی خدا تعالیٰ رُجحان پیدا کر رہا ہے وہاں کی جماعتوں کو چاہیئے کہ اب مبلغ پر نہ رہنے دیں بلکہ فوراً اپنی ساری قوتوں کو اس طرف جھونک دیں اور کوشش کریں کہ فوج در فوج پھر اس علاقے میں احمدیت پھیلنی شروع ہو جائے۔

جہاں تک پاکستان کی جماعتوں کا تعلق ہے

ان کے لئے مَیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند اقتباسات پڑھ کر سُناتا ہوں۔ اور مخاطب خاص طور پر تو وہ ہیں لیکن باقی جماعت کے لئے بھی اس میں بڑے سبق ہیں۔ اور گہری نصیحتیں ہیں جن پر عمل کر کے اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے تو انسان بہت ترقی کر سکتا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں، یہ تین اقتباس مَیں نے چُنے ہیں :۔

"روزِ ردشن کے ظہور سے پہلے ضرور ہے کہ خدا تعالیٰ کے فرستادوں پر سخت سخت آزمائشیں وارد ہوں۔ اور ان کے پَیرو اور جانشین بھی بخوبی جانچے اور آزمائے جائیں۔ تا خدا تعالیٰ سچوں اور کچوں، اور ثابت قدموں اور بُزدلوں میں فرق کر کے دِکھلا دیوے ؎

عشق اوّل سرکش و خونی بود
تا گریزد ہر کہ بیرونی بود"

پھر فرماتے ہیں :۔

"یہ ابتلاء اس لئے نازل نہیں ہوتا کہ وہ اُن کو ذلیل و خوار اور تباہ کرے یا صفحۂ عالَم سے اُن کا نام و نشان مٹا دیوے۔ کیونکہ یہ تو ہرگز ممکن ہی نہیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے پیار کرنے والوں سے دُشمنی کرنے لگے۔ اور اپنے سچّے اور وفادار عاشقوں کو ذلّت کے ساتھ ہلاک کر ڈالے۔ بلکہ حقیقت میں وہ ابتلاء کہ جو شیر ببر کی طرح اور سخت تاریکی کی مانند نازل ہوتا ہے، اس لئے نازل ہوتا ہے کہ تا اس برگزیدہ قوم کو قبولیت کے بلند منار تک پہنچا دے۔ اور الٰہی معارف کے باریک دقیقے اُن کو سکھا دے۔ یہی سُنّت اللہ ہے جو قدیم سے خدا تعالیٰ اپنے پیارے بندوں کے ساتھ استعمال کرتا چلا آیا ہے"۔

یہاں جو

شیر ببر کی طرح ابتلاء کے آنے کا ذِکر

ہے اس ضمن میں مجھے دو خوابیں بھی یاد آگئیں۔ جو پاکستان سے دو مختلف بزرگوں نے لکھ کر بھیجیں۔ اور جیسا کہ مَیں نے بیان کیا تھا یہ ایک عجیب خدا تعالیٰ کی طرف سے توارد ہو رہا ہے کہ ایک ہی مضمون کی خوابیں جو آگے پیچھے پہلے نہیں آیا کرتی تھیں لوگوں کو، وہ ایک ہی دِن مجھ تک پہنچتی ہیں۔ اور پھر وہ اکٹھا مضمون ظاہر ہو کر پھر اس کے بعد وہ مضمون بدل جاتا ہے۔ پھر اور کئی مضمون کی خوابیں آنی شروع ہو جاتی ہیں۔ تو

ایک ہی دِن دو مختلف بزرگوں نے خوابیں دیکھیں

کہ شیر ببر کو مارا ہے انہوں نے۔ اور خواب کی طرز ایسی تھی جو اُن کے لئے حیرت انگیز تھی۔ اور شیر کو پھر بعض جگہ بند کیا ہے۔ اور جب انہوں نے دیکھا ہے تو وہ خود ہی مر چکا ہے۔ اور ایک جگہ اس کو ویسے مارا ہے۔ تو علمِ تعبیر کی رُو سے فاسق اور فاجر حاکم کو بھی شیر کہا جاتا ہے۔ یعنی ظُلم کی راہ اختیار کرے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جہاں یہ فرمایا ہے کہ شیر ببر کی طرح ابتلاء نازل ہوتا ہے اُس وقت مجھے پھر صحیح تعبیر سمجھ آئی کہ مراد یہ ہے کہ یہ ابتلاء جو شیر ببر کی طرح نازل ہو رہا ہے گویا کھا جائے گا اور ہلاک کر دے گا۔ یہ ابتلاء خود ہلاک ہونے والا ابتلاء ہے۔

پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

"اگر ابتلاء درمیان میں نہ ہوتا تو انبیاء اور اولیاء اُن مدارجِ عالیہ کو ہرگز نہ پا سکتے کہ جو ابتلاء کی برکت سے انہوں نے پا لیئے۔ ابتلاء نے ان کی کامل وفاداری اور مستقل ارادے اور جانفشانی کی عادت پر مُہر لگا دی اور ثابت کر دکھایا کہ وہ آزمائش کے زلازل کے وقت کِس کِس اعلیٰ درجہ کا استقلال رکھتے ہیں۔ اور کیسے وفادار اور عاشق صادق ہیں کہ اُن پر آندھیاں چلیں اور سخت سخت تاریکیاں آئیں اور بڑے بڑے زلزلے اُن پر وارد ہوئے اور وہ ذلیل کئے گئے اور جھوٹوں اور مکاروں اور بے عزتوں میں شمار کئے گئے اور اکیلے اور تنہا چھوڑے گئے۔ یہاں تک کہ رحمانی مددوں نے بھی جن کا اُن کو بڑا بھروسہ تھا کچھ مدّت تک مُنہ چھپا لیا۔ اور خدا تعالیٰ نے اپنی مُربیانہ عادت کو یکبارگی ایسا بدل دیا کہ جیسے کوئی سخت ناراض ہوتا ہے اور ایسا اُنہیں تنگی اور تکلیف میں چھوڑ دیا کہ گویا وہ سخت موردِ غضب ہیں۔ اور اپنے تئیں ایسا خشک سا دِکھلایا کہ گویا وہ اُن پر ذرہ مہربان نہیں۔ بلکہ ان کے دُشمنوں پر مہربان ہے۔ اور اُن کے ابتلاؤں کا سلسلہ بہت طول کھینچ گیا۔ ایک کے ختم ہونے پر دُوسرا اور دُوسرے کے ختم ہونے پر تیسرا ابتلاء نازل ہُوا۔ غرض جیسے بارش سخت تاریک رات میں نہایت شِدّت اور سختی سے نازل ہوتی ہے۔ ایسا ہی آزمائشوں کی بارشیں اُن پر ہوئیں۔ بلکہ جتنا مصائب و شدائد کا باران اُن پر پڑتا گیا اتنا ہی انہوں نے آگے قدم بڑھایا اور جس قدر وہ توڑے گئے اُسی قدر وہ مضبوط ہوتے گئے۔ اور جس قدر انہیں مشکلاتِ راہ کا خوف دِلایا گیا ان کی ہمّت بلند اور شجاعتِ ذاتی جوش میں آتی گئی۔ بالآخر وہ ان تمام امتحانات میں سے اوّل درجے کے پاس یافتہ ہو کر نکلے۔ اور اپنے کامل صدق کی برکت سے پُورے طور پر کامیاب ہو گئے۔ اور عزّت اور حُرمت کا تاج اُن کے سر پر رکھا گیا۔ اور تمام اعتراض نادانوں کے ایسے حُباب کی طرح معدُوم ہو گئے کہ گویا وہ کچھ بھی نہیں تھے"۔

پس

اَے پاکستان کے مظلوم احمدیو! تمہیں مُبارک ہو

کہ بلند ہمت اور شجاعتِ ذاتی اور اُولو العزمی کے وہ آثار تم سے ظاہر ہو رہے ہیں کہ وہ وقت دُور نہیں جب اوّل درجے کے پاس یافتہ ہو کر تم اِن ابتلاؤں سے نکلو گے۔ اوّل درجہ کے پاس یافتہ ہو کر تم اِن اِبتلاؤں سے نکلو گے۔ اور عزّت اور حُرمت کا تاج تمہارے سروں پر رکھا جائے گا۔ وہ دِن لازماً آئیں گے کہ مسیحِ دَوراںؑ کو کانٹوں کا تاج پہنانے والے خود کانٹوں میں گھسیٹے جائیں گے۔ اور ذِلّت اور رُسوائی کا تاج اُن کے سروں پر رکھا جائے گا ٭

اِرشادِ نبوی ۳

"کَفٰی بِالْمَرْءِ ذَنْبًا اَنْ یَّحْقِرَ اَخَاہُ الْمُسْلِمَ" (بخاری)

(ترجمہ)

آدمی کے لئے یہی گناہ کافی ہے کہ وہ اپنے مُسلمان بھائی کو حقیر جانے

محتاجِ دُعا:۔ یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

قسط نمبر (۴)

تحریک احمدیت

نصب العین، عقائد، اعتراضات کا تجزیہ، تاریخ انبیاء کی روشنی میں

تقریر محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت بر موقعہ جلسہ سالانہ ربوہ ۱۹۸۳ء

(۹) - آنحضرت صلعم کے وصال مبارک پر یہ سوال پیدا ہوا کہ حضور صلعم کو دفن کہاں کیا جائے؟ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے مکہ میں - بعض نے مسجد نبوی میں اور بعض نے جنت البقیع میں تدفین کا مشورہ دیا مگر دوسروں کی رائے تھی کہ حضور صلعم کو بیت المقدس میں دفن کیا جائے اس پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے آنحضرت صلعم کی زبان مبارک سے سنا ہے

"ما من نبیّ یُقبض الّا دُفن تحت مضجعہ الذی مات فیہ"۔

(تاریخ الخلفاء للسیوطی صفحہ ۴۳)

جو نبی بھی فوت ہوا اسے اپنے اسی بستر کے نیچے دفن کیا گیا - جس میں اس نے وفات پائی تھی - ان الفاظ میں بھی درثہ والی حدیث کی طرح آنحضرت صلعم کا اپنی طرف اشارہ مقصود تھا - جس کی صحابہ رضی اللہ عنہم نے لفظاً لفظاً تعمیل کی - چنانچہ حضور صلعم کی نعش مبارک ذرا اٹھائی گئی اور الٹ کر حجرہ عائشہ میں اسی مقام پر قبر مبارک کھودی گئی - اور وہ بستر جس میں حضور نے وفات پائی تھی، قبر میں ہی بچھا دیا گیا - (سیرۃ النبی جلد دوم صفحہ ۲۳۱ - ۲۳۲ از علامہ شبلی مرحوم)

تدفین کی یہ صورت سوائے آنحضرت صلعم کے مستند تاریخ سے کسی نبی کی نسبت ثابت نہیں کی جا سکتی - اس کے برعکس حضرت اسحاق علیہ السلام نے بئر سبع میں انتقال کیا لیکن دفن حبرون میں کئے گئے (معجم القرآن صفحہ ۴۳ و صفحہ ۳۶ از ڈاکٹر غلام جیلانی برق) - حضرت یعقوب علیہ السلام نے مصر میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا اور بیت المقدس سے بیس میل دور حبرون میں سپرد خاک کئے گئے (قصص الانبیاء صفحہ ۱۸۲ ناشران قرآن لمیٹڈ اردو بازار لاہور از علامہ عبدالوہاب النجار) حضرت یوسف علیہ السلام نے بھی مصر میں وفات پائی (مسند احمد بن حنبل (حاشیہ کنز العمال) جلد ۲ - مستدرک للحاکم جلد ۲ صفحہ ۴۰۴) مگر مزار فلسطین میں ہے۔ (قصص القرآن جلد ۱ صفحہ ۲۳۶ از مولانا حفیظ الرحمن سیوہاروی، معجم القرآن صفحہ ۲۸ از ڈاکٹر غلام جیلانی برق) حضرت عزیر سائر آباد میں فوت ہوئے اور قبر دمشق میں بنی - (قصص القرآن جلد ۲ صفحہ ۲۴۶)

میں نے بے شمار خود ساختہ اور وضعی معیاروں میں سے بطور نمونہ صرف نو معیاروں کا ذکر کیا ہے اور ان میں سے ہر ایک کی اصل حقیقت واضح کر دی ہے جس سے یہ نتیجہ نکالنا مشکل نہیں ہے کہ یہ سب معیار فرضی ہیں جو 'بیت عنکبوت' سے زیادہ چنداں کوئی حیثیت نہیں رکھتے - اور گو آج ان میں سے ہر ایک کو مہین اسلام اور احمدیت کے خلاف ایک فولادی پتھر سمجھا جاتا ہے مگر خدا کے فضل سے وہ دن دور نہیں جبکہ حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک وجود سے دلی عقیدت رکھنے والے اور اسلام کے سچے شیدائی بیرونی دباؤ سے آزاد ہو کر عجمی اور غیر اسلامی تخیلات کی زنجیریں کاٹ ڈالنے میں انشاء اللہ کامیاب ہو جائیں گے - اس وقت ایسے تمام مصنوعی اصولوں اور خانہ ساز معیاروں سے بنی ہوئی پوری عمارت خود بخود پاش پاش ہو جائے گی اور خدا کی قسم اس کی اینٹیں تک نہیں ملیں گی - اور ان اینٹوں کی مٹی بھی نہیں ملے گی ؎

خدا خود جبر و استبداد کو برباد کر دے گا
وہ ہر سو احمدی ہی احمدی آباد کر دے گا
صداقت میرے آقا کی زمانے پر عیاں ہوگی
جہاں میں احمدیت کامیاب و کامراں ہوگی

استہزاء کا تیسرا طریق

قدیم ربانی سنت کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کو ان کے سیاق و سباق سے الگ اور نامکمل شکل میں پیش کر کے بھی استہزاء کیا گیا - اس حقیقت کے ثبوت میں صرف تین مثالیں کافی ہوں گی -

پہلی مثال :-

یہ مثال ایک ایسا شرمناک افتراء ہے جس کا تصور کرتے ہی ہمارے دل و دماغ پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے کیونکہ اس اعتراض کی آڑ میں شہ لولاک سرکار دو عالم نور دو عالم خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی سخت توہین و تنقیص کی جاتی ہے اور سید الرسل کی ذات والاصفات ہی ایک مقدس ترین ذات ہے جس کے لئے فدائیت اور غیرت کا جذبہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ میں بدرجہ اتم موجود تھا - چنانچہ خود ہی فرماتے ہیں :-

"خدا کی قسم اگر میری ساری اولاد اور اولاد در اولاد اور میرے سارے دوست اور میرے سارے معاون و مددگار، میری آنکھوں کے سامنے قتل کر دیئے جائیں - اور خود میرے اپنے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے جائیں اور میری آنکھ کی پتلی نکال پھینکی جائے اور میں اپنی تمام مرادوں سے محروم کر دیا جاؤں اور اپنی تمام خوشیوں اور تمام آسائشوں کو کھو بیٹھوں تو ان ساری باتوں کے مقابل پر بھی میرے لئے یہ صدمہ زیادہ بھاری ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسے ناپاک حملے کئے جائیں"۔

(ترجمہ عربی عبارت آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۱۵)

اس بے مثال عاشق رسول کی نسبت اخبار "آزاد" ۲۶ دسمبر ۱۹۵۰ء نے اپنے صفحہ ۲۴ پر لکھا :-

"مرزا صاحب خطبہ الہامیہ میں لکھتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو پہلی رات کا چاند تھے - اور میں چودھویں رات کا چاند ہوں"۔ (استغفر اللہ و معاذ اللہ)

ان الفاظ میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا نام لے کر جو گستاخی کی گئی ہے اس سے ہر احمدی کا جگر پارہ پارہ ہو جاتا ہے - حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے خطبہ الہامیہ میں آنحضرت صلعم کے عدیم المثال مقام کا جو تخیل پیش کیا ہے - پہلے اسے بیان کرتا ہوں - اس کے بعد خطبہ الہامیہ کی متنازعہ عبارت کا عربی اور اردو متن عرض کروں گا تا معلوم ہو کہ کہاں تک دیانتداری سے کام لیا گیا ہے :-

"صَلُّوْا عَلٰی نَبِیِّکُمُ الْمُصْطَفٰی وَھُوَ الْوُصْلَۃُ بَیْنَ اللّٰہِ وَخَلْقِہٖ وَقَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی"۔

(خطبہ الہامیہ طبع اول صفحہ ۶۵)

"خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو کہ وہ خدا اور مخلوق میں وسیلہ ہیں اور ان دونوں قوس الوہیت اور عبودیت میں آپ کا وجود واقع ہے"۔

اس حقیقت کو نمایاں کرنے کے بعد اسلام کے شاندار مستقبل کی پیشگوئی کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں :-

"کان الاسلام بدء کالھلال وکان قُدِّرَ انّہ سیکون بدرًا فی آخر الزمان و

المٰالِی: (خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۸۴)

یعنی اسلام ہلال کی طرح شروع ہوا اور مقدر تھا کہ انجام کار آخری زمانہ میں بدر ہو جائے - کیا دنیا کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک کوئی ایک بھی ایسا شخص ہے جس کے دل میں آنحضرت صلعم کے لئے شمہ بھر عقیدت و غیرت ہو - اندازہ اس عبارت سے یہ نتیجہ نکال سکے کہ نعوذ باللہ حضرت بانی سلسلہ نے آنحضرت صلعم کو پہلی رات کا چاند اور اپنے تئیں چودھویں رات کا چاند قرار دیا ہے - بعض حلقوں میں کسی احمدی شاعر کے چند اشعار کو پڑھ کر آنحضرت صلعم کی تنقیص شان کی جاتی ہے - حالانکہ اس شاعر کو دنیا کا کوئی احمدی سند نہیں سمجھتا - حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے ملک کے دانشوروں اور مذہبی راہنماؤں پر واضح کر دیا تھا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ اور جماعت احمدیہ نے ان اشعار سے اس درجہ نفرت و بریت کا اظہار کیا کہ ان صاحب کو زندگی بھر اپنے کلام میں ان کو دوبارہ شامل کرنے کی جرأت نہ ہو سکی -

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی برکت سے احمدیوں کو آنحضرت صلعم کی ذات اقدس سے ایسی بے مثال عقیدت اور فدائیت پیدا ہو چکی ہے کہ اگر ناموس مصطفیٰ کا سوال پیدا ہوا تو وہ اپنی جانوں کو بھی بلا تامل خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان کر دیں گے ؎

کروڑ جاں ہو تو کر دوں فدا محمد صلعم پر
کہ اس کے لطف و عنایات کا شمار نہیں

دوسری مثال :-

حضرت اقدس نے آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۶۴ پر ایک خواب بیان فرمایا ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں خدا ہوں اور یقین کیا کہ میں وہی ہوں اس خواب کی بناء پر آپ کی طرف دعویٰ خدائی منسوب کر دیا گیا - حالانکہ خواب ہمیشہ تعبیر طلب ہوتی ہے - اور تعبیر الرؤیا کی مشہور کتاب "تعطیر الانام" صفحہ ۱۰ مطبوعہ بیروت ۱۲۸۴ھ (افسوس کہ بعد کے ایڈیشن میں اس عبارت میں تحریف کر دی گئی ہے) میں صاف لکھا ہے کہ خواب میں اپنے تئیں خدا ہونے کی تعبیر یہ ہے کہ وہ صراط مستقیم تک پہنچے گا - خود حضرت اقدس نے آگے آئینہ کمالات اسلام کے صفحہ ۵۶۶ میں خود ہی تعبیر بیان فرما دی ہے کہ اس میں اشارہ ہے کہ آسمانی اور زمینی تائیدات مجھے حاصل ہوں گی - اس کے بعد مزید وضاحت فرمائی کہ میں اس خواب کے یہ معنی ہرگز نہیں لیتا کہ گویا میں خدا ہوں - اور نہ حلولیوں کی طرح کہتا ہوں کہ خدا مجھ میں حلول کر آیا - بلکہ یہ خواب بخاری کی قرب نوافل والی حدیث قدسی کے مطابق ہے (کتاب الرقاق باب التواضع جلد ۴ صفحہ ۸۹ مطبوعہ مصر) جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نفل پڑھنے والا بندہ میرے قرب میں ترقی کرتا رہتا ہے - یہاں تک کہ

یَں اس کے کان بن جاتا ہوں جن سے وہ سُنتا ہے۔ آنکھیں بن جاتا ہُوں جن سے وہ دیکھتا ہے ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے۔ اور پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے۔ علاوہ ازیں ولی کامل حضرت غوثِ اعظم محبوبِ سبحانی سید عبد القادر جیلانیؒ "فتوح الغیب" کے مقالہ نمبر ۱۳ میں تحریر فرماتے ہیں :—

"قال اللہ تعالیٰ فی بعض کتبہٖ اقول لشیءٍ کن فیکون۔ اطعنی اجعلک تقول للشیءِ کن فیکون۔"

اللہ تعالیٰ نے اپنی بعض کتابوں میں فرمایا کہ میری اطاعت کرو جس کے نتیجہ میں میری طرح تم بھی کسی شے کے لئے "کُن" کہو گے، فیکون وہ پیدا ہو جائے گی۔

اُمّتِ مسلمہ کی چودہ سو سالہ تاریخ شاہد ہے کہ اس حدیث کے مطابق بہت سے بزرگوں نے مظہر باری تعالیٰ ہونے کی حیثیت میں اسی نوعیت کی خوابیں دیکھیں اور بڑے بڑے دعاوی فرمائے۔ مثلاً حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی "فیوض الحرمین" میں فرماتے ہیں، مَیں نے خواب میں دیکھا کہ میں قائم الزمان ہوں۔ یعنی اللہ تعالیٰ جب خیر کے نظام کا ارادہ فرماتا ہے تو اپنے اس ارادہ کی تکمیل کے لئے وہ مجھے آواز یا آلہ کار کی طرح بنالیتا ہے۔ (الفرقان بریلی نمبر، "شاہ ولی اللہ نمبر" صفحہ ۱۴۱ از مولانا محمد منظور نعمانی بار دوم مطبوعہ دہلی ستمبر ۱۹۴۱ء ۱۳۶۰ھ)

قطبِ وقت، سلطان المشائخ اور اہلِ طریقت وحقیقت کے پیشوا حضرت ابوالحسن خرقانی نے ایک بار فرمایا۔ "میں خدائے وقت ہوں۔ مصطفائے وقت ہوں"۔ (ترجمہ "تذکرۃ الاولیاء" صفحہ ۵۱۵ ناشر ملک چنن الدین کشمیری بازار لاہور)

حضرت حسین منصور حلاج جیسے صوفی مرتاض اور پاک نہاد بزرگ نے اس حدیث کے مطابق "انا الحق" کا مجذوبانہ اور محبوبانہ نعرہ بلند کیا تھا جس کی پاداش میں آپ کو سالہا سال جیلخانہ میں ڈال دیا گیا۔ کوڑے مارے گئے۔ آنکھیں نکال دی گئیں۔ پاؤں کاٹ دیئے گئے۔ اور پھر تختۂ دار پر لٹکا کر آپ کا سر تن سے جُدا کر دیا گیا۔ اور آپ کی نعش جلا کر دجلہ کے پانی میں بہا دی گئی۔ حالانکہ "اَنَا الحق" کا نعرہ بخاری شریف کی حدیث قرب نوافل کی ایک واقعاتی شہادت تھی۔

لِلّٰہ! غور فرمائیے کیا یہ مقدس اور جلیل القدر بزرگ خدائی کے دعویدار تھے؟ اگر ایسا نہیں اور ہرگز نہیں تو آنحضرتؐ کے فرزندِ جلیل بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو محض ایک خواب کی بناء پر مدعی الوہیت قرار دینا کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔ خصوصاً جبکہ آپ نے اپنے قلم سے اس کی واضح تفسیر بھی بیان فرما دی ہے۔

تیسری مثال :—

تیسری مثال بھی حضرت محمد مصطفےٰ احمدِ مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بے نظیر شخصیت کے بارے میں ہے۔ مگر اس کا تعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لختِ جگر حضرت مُصلح موعودؓ کی تقریر سے ہے۔ حضورؓ کے دل میں کس طرح عشقِ رسول سمندر کی طرح موجزن تھا اس کا کسی قدر اندازہ حضورؓ کے اس ایک اقتباس سے بخوبی ہو سکتا ہے آپ "حقیقۃ النبوۃ" صفحہ ۱۸۵، ۱۸۶ میں فرماتے ہیں :—

"نادان انسان ہم پر الزام لگاتا ہے کہ مسیح موعودؑ کو نبی مان کر گویا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرتے ہیں۔ اُسے کسی کے دِل کا حال کیا معلوم۔ اُسے اُس محبت اور پیار اور عشق کا علم کس طرح ہو جو میرے دِل کے ہر گوشہ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے۔ وہ کیا جانے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میرے اندر کس طرح سرایت کر گئی ہے وہ میری جان ہے میرا دِل ہے۔ میری مُراد ہے۔ میرا مطلوب ہے۔ اُس کی غلامی میرے لئے عزت کا باعث ہے۔ اور اس کی کفش برداری مجھے تختِ شاہی سے بڑھ کر معلوم دیتی ہے۔ اس کے گھر کی جاروب کشی کے مقابلہ میں بادشاہتِ ہفت اقلیم ہیچ ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کا پیارا ہے۔ پھر میں کیوں اس سے پیار نہ کروں؟ وہ اللہ تعالیٰ کا محبوب ہے پھر مَیں اُس سے کیوں محبت نہ کروں؟ وہ خدا تعالیٰ کا مقرب ہے پھر مَیں کیوں اس کا قُرب نہ تلاش کروں۔"

حضرت مصلح موعودؓ کی تحریریں اور تقریریں عشقِ رسولؐ کے ایسے ہی بیش قیمت لعل وجواہر سے مالا مال ہیں۔ اور سُورج کی طرح چمک دمک رہی ہیں۔ انہیں میں سے ایک شاہکار عبارت خطبہ جمعہ ۱۱ر فروری ۱۹۴۴ء کی ہے جس میں سے یہ فقرہ اپنے ماحول سے کاٹ کر عوامی ذہن میں ہیجان بلکہ طوفان برپا کرنے کے لئے چُن لیا گیا ہے کہ

"اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی شخص بڑھنا چاہے تو بڑھ سکتا ہے"۔

شہیدِ بالاکوٹ حضرت شاہ اسمٰعیل شہیدؒ نے "تقویۃ الایمان" میں یہی مضمون ان دوسرے الفاظ میں ادا فرمایا ہے کہ

"اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم کُن سے چاہے تو کروڑوں نبی اور ولی اور جن و فرشتے جبرائیل اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر پیدا کر ڈالے"۔ (صفحہ ۴۲ ناشر محمد سعید اینڈ سنز۔ قرآن محل۔ مولوی مسافر خانہ کراچی)

مگر مَیں شہیدِ بالاکوٹ کے ان الفاظ پر ہی اکتفا نہیں کرنا چاہتا۔ بلکہ حضرت مصلح موعودؓ کی پُوری عبارت آپ کے سامنے رکھتا ہوں جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بے نظیر رُوحانی قوتوں پر فکر ونظر کا ایک نیا اور رُوح پرور باب کُھلتا ہے۔ آپؓ نے فرمایا :—

"قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ رسُول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ تُو عیسائیوں سے کہہ دے کہ اگر خدا کا بیٹا ہوتا تو مَیں سب سے پہلے اس کی عبادت کرنے والا ہوتا۔ اب اس کا یہ تو مطلب نہیں کہ واقعہ میں خدا کا کوئی بیٹا ہے۔ اِسی طرح ہم یہ نہیں کہتے کہ دُنیا میں کوئی شخص ایسا ہے جو محمد رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے درجہ میں آگے نکل گیا۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی شخص بڑھنا چاہے تو بڑھ سکتا ہے، خدا نے دروازہ بند نہیں کیا مگر عملی حالت یہی ہے کہ کسی ماں نے کوئی ایسا بچہ نہیں جنا اور نہ قیامت تک کوئی ایسا بچہ جن سکتی ہے جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھ سکے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تو وہ انسان تھے جو ایک سیکنڈ میں کروڑوں میل خدا تعالیٰ کے قُرب میں بڑھ جاتے ہیں۔ اور لوگوں کی حالت یہ ہے کہ دو سالوں میں بھی ایک منزل طے نہیں کر سکتے ان کا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقابلہ ہی کیا ہے۔"

فرش سے جا کر لیا دم عرش پر
مُصطفےٰؐ کی سیرِ رُوحانی تو دیکھ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

(باقی)

بقیہ اخبارِ احمدیہ

اور اس سے ملحقہ ۲۵-ایکڑ رقبہ پر مشتمل وسیع وعریض پلاٹ خرید لیا گیا ہے۔ یہ جگہ SURRY County میں واقع ہے۔

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان نے بعد نمازِ عشاء مسجد مبارک میں احباب کو یہ خوشکن خبر سنانے کے بعد اس جگہ کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے دعاؤں اور صدقات کی خصوصی تحریک فرمائی۔ چنانچہ دوسرے ہی روز لوکل انجمن احمدیہ کے زیرِ اہتمام محترم عطاء المجیب صاحب راشد امیر ومشنری انچارج کی خواہش پر لندن مشن کی طرف سے تین اور مقامی طور پر خرید کردہ پلاٹ کے چاروں گوشوں اور اس کے مرکزی مقام کی مناسبت سے دفتر امارتِ مقامی، لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور احباب جماعت احمدیہ قادیان کی طرف سے ایک ایک یعنی کُل آٹھ بکرے صدقہ کئے گئے۔ اس خوشی میں لنڈن مشن کی جانب سے تمام افرادِ جماعت میں شیرینی بھی تقسیم کی گئی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یورپ کے نئے تبلیغی مرکز کے لئے خرید کردہ اس عمارت اور قطعۂ زمین کو جماعت کے لئے ہر جہت سے بابرکت کرے۔ اور اسے بہت جلد تمام یورپین اقوام کو آغوشِ اسلام میں کھینچ لانے کا ذریعہ بنائے۔ آمین — ★ — محترم سید فضل احمد صاحب ایم اے ریٹائرڈ آئی جی پولیس بہار، حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی بابرکت صحبت میں کم وبیش تین ماہ کا طویل عرصہ گزارنے کے بعد مورخہ ۱۷/۹/۸۴ کو لنڈن سے قادیان تشریف لائے۔ مورخہ ۱۹/۹/۸۴ کو بعد نمازِ عشاء مسجد اقصیٰ میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی زیرِ صدارت لوکل انجمن احمدیہ کی جانب سے آپ کے اعزاز میں ایک شبینہ اجلاس منعقد ہُوا جس میں تلاوتِ قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے محترم سید صاحب موصوف کا اِس جہت سے خصوصی شکریہ ادا کیا کہ ان کی خواہش کے احترام میں لنڈن سے براہِ راست قادیان تشریف لائے۔ ازاں بعد محترم سید فضل احمد صاحب نے اپنے اس بابرکت سفر کے انتہائی رُوح پرور اور دلچسپ حالات سُنائے۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ پانچ روزہ قیام کے بعد محترم سید صاحب موصوف مورخہ ۲۱/۹/۸۴ کو پٹنہ کے لئے روانہ ہوئے۔ اللہ تعالیٰ ہر آن حافظ وناصر رہے۔ آمین — ★ — سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی کی بحیثیت مبشرِ اسلام بیرونِ ملک تقرری کا ارشاد موصُول ہُوا جس پر مورخہ ۲۳/۹/۸۴ کو بعد نمازِ عصر مہمان خانہ میں صدر انجمن احمدیہ۔ انجمن تحریک جدید۔ انجمن وقف جدید۔ مجلس انصار اللہ مرکزیہ اور مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی جانب سے مشترکہ طور پر ایک الوداعی تقریب کا اہتمام کیا گیا جس میں محترم مولوی بشیر احمد صاحب خادم کی تلاوتِ کلام پاک، اور مکرم وحید الدین صاحب شمس کی نظم خوانی کے بعد سب سے پہلے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ وامیر مقامی نے اس تقریب کے انعقاد کے پس منظر اور غرض وغایت پر روشنی ڈالی۔ اور محترم مولانا صاحب کیلئے خصوصی دُعا کی تحریک فرمائی۔ بعدہٗ محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے اپنی تقریر میں امام ہمام ایدہ اللہ الودود کی جانب سے یہ سعادت حاصل ہونے پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے بعد اس تقریب کے اہتمام پر ہر سہ انجمنوں اور ذیلی تنظیموں کا بھی شکریہ ادا کیا۔ ازاں بعد تمام حاضرین کی خدمت میں عصرانہ پیش کیا گیا جس میں ناظران وممبران صدر انجمن احمدیہ، وکیل الاعلیٰ تحریک جدید، انچارج وقفِ جدید، نائب ناظران وافسرانِ صیغہ جات اور چیدہ چیدہ احباب نے شرکت کی۔ آخر میں محترم صاحبزادہ صاحب نے اجتماعی دُعا کرائی۔

اسلام اور آزادیٔ رائے

(راقم ایک درویش از امریکہ)

پاکستان کے صدر نے بعض اسلام فروش مولویوں کو خوش کرنے کے لئے دنیا کی مشہور ترین مسلم جماعت، جماعت احمدیہ سے متعلق جو آرڈیننس جاری کیا ہے خواہ پاکستان کے متعصب اور تنگ دل لوگوں نے اسے پسند کیا ہے۔ اور اسے اسلام کی بہت بڑی خدمت قرار دیا ہے مگر حقیقت میں اُس کا اُس اسلام سے جسے فخر موجودات سرور کائنات خاتم النبیین سید المرسلین حضرت محمد مصطفٰے احمد مجتبٰی صلی اللہ علیہ وسلم لیکر دنیا میں تشریف لائے تھے۔ نہ کوئی تعلق ہے اور نہ واسطہ اس سے انسانی حقوق بھی کند چھری سے ذبح کئے گئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان کے شریف اور اہل علم خدا ترس قانون دان طبقہ نے اسے بہت ناپسند کیا ہے۔ اور اسے خلاف شریعت قرار دیا ہے۔ متعدد ذمہ دار لوگوں نے تو پریس کے ذریعہ اپنی ناپسندیدگی کا اظہار بھی کر دیا ہے۔ خواہ پاکستان کے صدر نے اس قسم کے خیالات کو نشر کرنے کی پابندی لگا دی ہے۔

اس آرڈیننس کے ذریعہ اذان وغیرہ پر پابندی لگانے کے علاوہ احمدیوں کو اپنے خیالات کا اظہار کرنے سے بھی روک دیا گیا ہے اور ایک احمدی کے لئے کلمہ طیبہ پڑھنا بھی قابل سزا جرم قرار دے دیا ہے۔ کوئی بھی احمدی پاکستان میں نہ تو تقریر کے ذریعہ اور نہ تحریر کے ذریعہ ہی اپنے عقائد کی تشہیر کر سکتا ہے۔ اس کی خلاف ورزی کی سزا بھی تین سال قید اور جرمانہ ہے۔ حالانکہ ایک بین الاقوامی مسئلہ ہے کہ انسان جو بھی عقیدہ اختیار کرے اسے احسن طور پر دوسرے لوگوں تک پہنچا سکتا ہے۔ پاکستان کے آئین میں بھی تحریر و تقریر کی آزادی کی ضمانت دی گئی ہے اس حقیقت سے کسی بھی دانشور کو انکار نہیں ہو سکتا کہ عقائد کا تعلق براہ راست خدا تعالیٰ سے ہے۔ کسی دوسرے یا تیسرے کو اس میں دخل دینے کا یا ڈنڈے کے زور سے روکنے کا کوئی حق نہیں۔ اسلام نے تو ہر فرد کو عقائد کے بارہ میں مکمل آزادی دی ہے۔ اور اختیار دیا ہے کہ وہ جس عقیدہ کو پسند کرے اختیار کر سکتا ہے کسی کو روکنے کا کوئی حق نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن مجید کی مقدس تعلیم دو بڑے حصوں پر مشتمل ہے ایک کا تعلق حقوق اللہ سے ہے اور دوسرے کا حقوق العباد سے قرآن شریف میں جتنی بھی حدیں مقرر ہیں اور سزائیں تجویز کی گئی ہیں ان کا تعلق حقوق العباد سے ہے اور وہ انسان کی عملی زندگی سے وابستہ ہیں۔ حقوق اللہ سے متعلق نہ کوئی حد مقرر ہے اور نہ سزا اور یہی وجہ ہے کہ ہم قرآن شریف میں کہیں بھی نہیں پڑھتے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کو نہیں مانتا اسے تین سال قید اور جرمانہ کیا جائے یا جو شخص قرآن کریم کو اللہ کا کلام اور دائمی شریعت تسلیم نہیں کرتا اسے دار پر لٹکا دیا جائے یا اس کی کھال ادھیڑ دی جائے۔ یا جو شخص رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا مقدس رسول ماننے کے لئے تیار نہیں اس کو پچاس کوڑے مارے جائیں۔ اور اس کی جملہ جائیداد بھی ضبط کر لی جائے اور اسے نان و نفقہ سے بھی محروم کر دیا جائے۔ اس کے برعکس قرآن شریف کا واضح ارشاد ہے کہ :-

" لا اکراہ فی الدین "

یعنی دین کے بارہ میں کسی پر کوئی جبر نہیں کیا جا سکتا نہ تو ڈنڈے کے زور سے یا کوڑے مار کر کوئی عقیدہ منوایا جا سکتا ہے اور نہ دھمکیاں دے کر کوئی عقیدہ چھڑوایا جا سکتا ہے الغرض اسلام عقائد کے بارے میں ہر شخص کو مکمل آزادی دیتا ہے کسی کو بھی دوسرے پر دباؤ ڈالنے کا حق نہیں ہے۔ جو اس آزادی کو ختم کرنے کی کوشش کرتا ہے اس کا اسلام سے رشتہ ٹوٹ جائے گا۔

کسی بھی اہل دانش اور اہل علم کو اس سے انکار نہ ہوگا کہ ڈنڈے سے کسی کی کھوپڑی تو توڑی جا سکتی ہے، اور اس کے پرخچے اڑائے جا سکتے ہیں۔ مگر اس میں دبایا ہوا خیال یا عقیدہ نہیں بدلا جا سکتا ہے۔ عقائد یا خیالات کو بدلنے کے لئے اچھے خیالات اور عقائد کی ضرورت ہے لوگ موازنہ کر کے اپنے پسندیدہ خیال اور عقیدہ کو اپنا سکتے ہیں۔ اور اپنے رب کو خوش کر سکتے ہیں جملہ انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ دنیا میں جو بھی انقلاب رونما ہوئے ان میں یہی بات ملحوظ رکھی گئی۔ اس لئے اسلام نے عددی اکثریت کے گھمنڈ یا ڈنڈے سے کوئی عقیدہ منوانا پسند نہیں کیا۔ بلکہ تبلیغ کے ذریعہ دلوں میں تبدیلی پیدا کرنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ کیونکہ اگر دل بدل جائیں۔ اور وہ شیطان کی بجائے رحمان کے پاک دل بن جائیں تو یہی سچا اسلام ہے۔ اور اسی سے ہی دنیا کی سلامتی اور دائمی امن وابستہ ہے ملاں ازم ڈنڈے کے زور سے یہ بات پیدا نہیں کر سکتا۔ اور نہ اسلام فروش علماء اس بارہ میں کچھ کر سکتے ہیں ڈنڈے کے زور سے لوگوں میں منافقت ہی پیدا کی جا سکتی ہے۔ اخلاص نہیں جناب مولانا مودودی صاحب نے بھی اس سلسلہ میں یہ حقیقت بیان کی ہے کہ

" اس حقیقت کو اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہئے کہ جس سیاسی انقلاب کی جڑیں اجتماعی ذہنیت۔ اخلاق اور تمدن میں گہری جمی ہوئی نہ ہوں وہ نقش بر آب کی طرح ہوتا ہے کبھی خارجی طاقت سے ایسا انقلاب واقع بھی ہو جائے تو قائم نہیں رہ سکتا جب مٹتا ہے تو اس طرح مٹتا ہے کہ اپنا کوئی اثر چھوڑ کر نہیں جاتا "

(تجدید و احیائے دین صفحہ ۲۰۱)

طاقت کے بل پر پیدا کیا گیا انقلاب اخلاق سے خالی ہوتا ہے اس لئے وہ جلد مٹ جاتا ہے اس لئے جماعت احمدیہ دنیا میں خیالات اور عقائد کی تبدیلی کے لئے لوگوں کے دل تیار کرنے پر زور دے رہی ہے۔ اور لوگوں تک اسلام کا محبت بھرا زندگی بخش پیغام پہنچانے میں مصروف ہے۔ اور لوگوں کے دلوں کو شیطان کے نہیں رحمان کے دل بنانے میں کوشاں ہے اور ہر جگہ قدم قدم پر خدا کے فضل و کرم سے کامیابی حاصل کر رہی ہے اور ایسے لوگ پیدا کر رہی ہے جو اسلام کے لئے اپنا تن من اور دھن نچھاور کرنے میں سعادت سمجھ رہے ہیں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو دن رات گالیاں دینے والے اس وقت نہیں سوتے جب تک کہ وہ حضور پر نور پر درود شریف نہ پڑھ لیں۔ یہ انقلاب جماعت کی پرخلوص کوششوں کا نتیجہ ہے

دنیا کی تاریخ شاہد ہے کہ انجام کار سچ کا ہی بول بالا ہوا ہے۔ کسی بھی شخص نے ڈنڈے کے زور سے سچ کو جھوٹ اور جھوٹ کو سچ بنانے میں کامیابی حاصل نہیں کی۔ اور نہ کوئی آئندہ ہی کر سکتا ہے جھوٹ ہمیشہ ہی ناکام رہا ہے اور ناکام رہے گا۔ پاکستان میں احمدیوں کو بولنے اور اپنے خیالات کا اظہار کرنے کے حق سے روک دیا گیا ہے یہ تو اعتراف شکست ہی کہا جائے گا۔ جو احمدیت کے دلائل کی تاب نہ لا کر اوچھے ہتھیاروں پر اتر آتا ہے آج پاکستان کا ریڈیو۔ ٹیلی ویژن۔ اور پریس میں خدا کے اس مقدس مسیح موعود اور مہدی معہود کو جسے اسلامی کتب کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام بھیجا ہے اور سلامتی کی خبر دی ہے۔ کھلے بندوں گالیاں دی جا رہی ہیں۔ اور اسلام کے نام پر خوب دل کھول کر گند اچھالا جا رہا ہے حالانکہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ اور مقدس تعلیم کی رو سے کسی جاندار کا تو ذکر ہی کیا کسی بے جان بت کو بھی بھلا برا کہنے اور گالیاں دینے سے روکا گیا ہے نیز رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس اسلام میں تو قوموں کو واضح الفاظ میں یہ دعوت دی گئی ہے کہ اگر وہ اپنے دین اور مسلک کو سچا تصور کرتے ہیں۔ تو اس کی سچائی کے دلائل پیش کریں۔ تا کہ موازنہ کرنے پر حقیقت واضح ہو جائے۔ چنانچہ قرآن حکیم کا ارشاد ہے

" قل ھاتوا برھانکم ان کنتم صٰدقین۔ "

قرآن شریف کی اس مقدس آیت کا تعلق یہودیوں اور عیسائیوں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے اور مقدس رسول کو فرمایا ہے کہ اے رسول ان یہودیوں اور عیسائیوں سے کہہ دیجئے کہ اگر تم اپنے خیالات اور مسلک کو سچا تصور کرتے ہو تو ان کی صداقت کے دلائل پیش کرو مگر دوسری طرف پاکستان کی اسلامی حکومت کے علمبردار صدر ضیاء الحق صاحب ہیں کہ وہ احمدیوں کو بولنے اور اپنے عقائد کے دلائل پیش کرنے کی سزائیں تین سال قید اور جرمانہ مقرر کر رہے ہیں۔ یہ کونسا اسلام ہے جو قرآن شریف کی مقدس تعلیم کے سراسر خلاف ہے۔

اسلام کی کتب سے یہ امر واضح ہے کہ ایک مرتبہ نجران کے عیسائیوں کا ایک وفد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور تبادلۂ خیالات کرنا چاہا حضور نے اس وفد سے مسجد نبویؐ میں تبادلۂ خیالات کیا۔ اور ان کے دلائل سنے اور اپنے دلائل پیش کئے اگر اسلام میں مخالفین اسلام سے تبادلۂ خیالات کی اجازت نہ ہوتی اور کسی بھی مخالف کو اپنی صداقت کے دلائل پیش کرنے کا حق نہ ہوتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نجران کے عیسائیوں سے صاف کہہ دیتے کہ ہمارے ہاں تو اسلام کے خلاف دلائل دینے کی اجازت ہی نہیں۔ ہم تو ایسے شخص کو قابل سزا خیال کرتے ہیں مگر حضور نے نجران کے عیسائیوں سے تبادلہ خیالات فرماتے۔ بلکہ ایک مرحلہ پر وفد کے عیسائی ممبران بات چیت کو درمیان میں چھوڑ کر کھڑے ہو گئے تو حضور نے اس کی وجہ دریافت فرمائی تو انہوں نے کہا کہ اب ہماری عبادت کا وقت ہو گیا ہے ہم اپنے رب کی عبادت کرنا چاہتے ہیں۔ حضور نے

ان کو فرمایا کہ میری یہ مسجد خدا کا گھر ہے اور خدا کی عبادت کے لئے بنائی گئی ہے آپ اس میں اپنی عبادت کر سکتے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے مسجد نبوی میں اپنی عبادت کی۔ اللہ اللہ خدا کے مقدس رسول کی رواداری کی کیسی عمدہ مثال ہے۔ آج پاکستان میں کسی احمدی کو کسی مسجد میں نماز پڑھنے کا حق بھی نہیں دیا جاتا۔ ادھر خدا کے مقدس رسول کا نمونہ دیکھو کہ وہ اپنی مقدس مسجد میں عیسائیوں کو اپنے طریق پر خدا کی عبادت کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔ یہ وہ اسلام ہے جس پر ہم اپنے جسم کا ذرہ ذرہ قربان کرنے میں سعادت سمجھتے ہیں۔

دنیا اس سے خوب آگاہ ہے اسلام فروش ملاؤں کے پاس کفر کے فتووں اور گالیوں کے علاوہ ہے ہی کیا۔ ایسے اسلام فروش مولویوں سے متعلق ہی شاعر مشرق نے کہا ہے کہ:۔

"دین ملا فی سبیل اللہ فساد"

انصاف کا تقاضہ تو یہ تھا کہ پاکستان کے صدر صاحب جرأت سے کام لیتے اور احمدیوں کو بھی موقعہ دیتے کہ وہ بھی ریڈیو پاکستان اور ٹیلی ویژن اور پریس کے ذریعہ مولویوں کی طرف سے اٹھائے گئے اعتراضات کے جوابات دیتے اور اپنے صحیح عقائد اور خیالات کی وضاحت کرتے تاکہ دنیا دونوں طرف کی باتیں سن کر موازنہ کر سکتی کہ کون سچا اور جھوٹا کون ہے۔ مگر ایسا نہیں کیا گیا۔ بلکہ احمدیوں پر پابندی لگا دی گئی ہے کہ وہ مولویوں کی گالیاں تو سن سکتے ہیں۔ مگر ان کے جواب دینے کی انہیں اجازت نہیں دی جا سکتی اگر وہ جواب دینے کی کوشش کریں گے تو انہیں تین سال کی سزا دی جائے گی سبحان اللہ یہ کیسا انصاف ہے اور کیسا اسلام ہے۔

یہ درویش یہ عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ دنیا کی تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ ہمیشہ الٰہی جماعتوں کو اس قسم کے حالات سے ہی دوچار ہونا پڑا ہے۔ جماعت احمدیہ کے لئے یہ کوئی نئی بات نہیں۔ دور جانے کی ضرورت نہیں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی پر ہی غور کر لیا جائے۔ حضور سرور کائنات اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو جن حالات میں سے گذرنا پڑا۔ اس کے تصور سے انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ حضور کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ کسی کی ایک ٹانگ ایک اونٹ سے اور دوسری دوسرے اونٹ سے باندھ کر مخالف سمتوں میں دوڑا کر چیر دیا گیا۔ مسلمان مستورات پر بھی ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے گئے بعض کی شرمگاہوں میں نیزے مار کر بہت بے رحمی سے شہید کر دیا گیا۔ چھوٹے چھوٹے بچوں کو تیر مار کر ہمیشہ کی نیند سلا دیا گیا۔ یہ سب کچھ اپنے خداؤں کی رضا حاصل کرنے کے لئے کیا گیا۔ ان مظلوموں کا جرم صرف یہ تھا کہ وہ ان یقولوا ربنا اللہ کا نعرہ بلند کرتے تھے۔ اور ان کے بتوں لات و منات کی الوہیت کا انکار کرتے تھے۔ حضرت بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی تین سال تک ان کی ایک گھاٹی میں محصور ہونا پڑا تھا یہ بھی تو تین سال کی قید ہی تھی۔

آج پاکستان کا حکمران طبقہ بھی مکہ کے لوگوں کے نقش قدم پر چل کر جماعت احمدیہ پر اسی قسم کے مصائب توڑنے کا خواہاں ہے اور

ہمارا جرم بس یہ ہے کہ ہم ایمان رکھتے ہیں
کہ جب ہوگا اسی امت سے پیدا رہنما ہوگا!

پاکستان کے مولویوں کا سب شور و شرابا انشاء اللہ ناکام ہی رہے گا۔ اور چکھیں گے آخر صادق حق کا مزہ چکھا ہے۔ جناب مولانا مودودی صاحب کو بھی اسی بات کا اعتراف ہے کہ مولویوں کا شور شرابا ناکام رہے گا۔ اور آخر فتح امام مہدی کی ہی ہوگی۔ (تجدید و احیائے دین)

جماعت احمدیہ کی سو سالہ تاریخ شاہد ہے کہ مخالفین احمدیت نے کئی رنگ بدل بدل کر حملے کئے۔ اور بڑے بڑے دم خم بھی مارے کہ اب جماعت احمدیہ کو نیست و نابود کر دیا جائے گا۔ اور ایک ایک احمدی کو چن چن کر ختم کر دیا جائے گا۔ مگر دنیا نے ایک بار نہیں بلکہ ہر بار دیکھا کہ ان شور شرابوں کے بعد جماعت احمدیہ پہلے سے بھی مضبوط اور منظم ہو کر دنیا کے سامنے آئی۔ اور جماعت کے تبلیغی جہاد اور مالی قربانیوں میں اور بھی جوش پیدا ہو گیا۔ یہ درویش عرض کرتا ہے کہ ٹھنڈے دل سے خلوت میں غور کیا جائے کہ کیا ان کا یہ طرز عمل اسلام کے مطابق ہے اور کیا قرون اولیٰ کے مسلمان اور خود رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ زندگی اسی طرز کی تھی۔ کیا جماعت احمدیہ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مظلومیت ایک ہی رنگ کی نہیں۔ خدا کے مقدس مسیح نے کیا خوب فرمایا ہے کہ:۔

صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا

تاریخ شاہد کہ ظالم اور سفاک لوگ خدا کے برگزیدہ لوگوں کو ہلاکت میں کوشاں رہتے اور انہیں جان سے مار دینے سے کبھی دریغ نہ کرتے رہتے۔ اور خدا کے بندے چند منٹ کی بے پناہ تکلیف اٹھا کر اس دنیا سے رخصت ہو جاتے رہے اور شہادت کا درجہ پا جاتے رہے۔ مگر ظالم لوگ چند منٹ کی خوشی حاصل کرنے کے بعد اللہ اور اس کے فرشتوں کی اور لوگوں کی لعنتوں کا قیامت تک مورد بن گئے۔ صدیوں کی صدیاں گذر گئیں۔ اور صدیوں کی صدیاں گذر جائیں گے۔ مگر ان لعنتوں کا سلسلہ بند نہ ہوگا۔ بلکہ پہلے سے بڑھ کر جاری رہے گا۔ شاید اس وقت اس عددی اکثریت کے گھمنڈ میں لوگ ان باتوں کو ناپسند کریں اور گستاخی ہی خیال کریں۔ مگر ان کے پورا ہونے کو کوئی طاقت نہیں روک سکتی۔ تمام مذاہب کی تاریخ اس بات پر شاہد ہے

پاکستان میں اس وقت جماعت احمدیہ جن حالات سے گذر رہی ہے وہ تکلیف دہ تو ضرور ہیں۔ مگر خاکسار یہ عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ جماعت احمدیہ کے دوسرے امام حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آج سے تقریباً پون صدی قبل جماعت احمدیہ کو ان حالات سے آگاہ فرما دیا تھا جیسا کہ حضور کا ارشاد ہے کہ:۔

"آپ ان باتوں کو سمجھ کر ہوشیار ہو جائیں۔ فتنے ہوں گے۔ اور بڑے سخت ہوں گے۔ ان کو دور کرنا آپ کا کام ہے۔ خدا تعالیٰ تمہارے ساتھ ہو۔ اور تمہاری مدد کرے میری بھی مدد کرے اور آنے والے خلیفوں کی بھی کرے اور خاص طور پر کرے۔ مشکلات بہت زیادہ ہوں گے۔ اور دوست بہت کم ہوں گے اور دشمن زیادہ ہوں گے۔ اس وقت حضرت مسیح موعود کے صحابہ بھی کم ہوں گے۔"

(انوار خلافت صفحہ ۲۳)

جس جماعت کو اس کے مقدس امام نے پون صدی قبل خبردار کر دیا تھا کہ بہت مشکلات آئیں گے۔ اس وقت احمدیوں کے دوست کم اور دشمن زیادہ ہوں گے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درد دل سے دعا کرنے والے صحابہ بھی خال خال ہی ہوں گے ایسی جماعت کسی بڑی سے بڑی مشکل اور ابتلاء سے کیسے گھبرا سکتی ہے۔ وہ تو خوش ہوگی اور اس کا ایمان تازہ ہوگا۔ خدا کے نوشتے پورے ہو رہے ہیں۔ خدا اس جماعت کا خود محافظ اور مددگار ہوگا۔ جس طرح کہ وہ پہلے اپنی الٰہی جماعتوں کی تائید اور نصرت کرتا چلا آرہا ہے۔ کاش کہ دنیا دار لوگ اس راز کو پا سکیں۔ اور اپنی عاقبت سنوار سکیں۔ وما علینا الا البلاغ

روٹری کلب امرتسر میں

جماعت احمدیہ کے نمائندہ کی تقریر

مورخہ ۹/۸ ۵ کو امرتسر روٹری کلب کی جانب سے موہن انٹرنیشنل ہوٹل میں ایک تقریب منعقد کی گئی جس میں اسلام کی نمائندگی کے لئے جماعت احمدیہ کو شرکت کی دعوت دی گئی۔ چنانچہ نظارت دعوت و تبلیغ کی ہدایت پر مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم اور خاکسار نے اس تقریب میں شرکت کی۔ اسلام کی نمائندگی کرتے ہوئے مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم نے
WORD UNDERSTANDING AND PEACE THROUGH ISLAM
کے موضوع پر بزبان اردو تقریر کی۔ واضح رہے کہ یہ عنوان روٹری کلب کی جانب سے جماعت کے نمائندہ کے لئے پہلے سے تجویز کیا گیا تھا۔ تقریر کا وقت ۲۵ منٹ مقرر تھا اور پانچ منٹ سوال و جواب کیلئے رکھے گئے تھے۔ ٹھیک سات بجے شام جناب جے۔ کے لُترا صاحب پریذیڈنٹ امرتسر روٹری کلب کی زیر صدارت یہ تقریب منعقد ہوئی۔ پروگرام کے مطابق ٹھیک ۸ بجے احمدی مقرر کی تقریر شروع ہوئی جو نہایت ہی مؤثر اور دلچسپ رہی اور پسند کی گئی۔ اس تقریب میں ایک سو کے قریب غیر مسلم اور سکھ دوست شامل تھے۔ جنہوں نے جماعت کے نمائندہ کی تقریر کو دلچسپی سے سنا۔ مقرر موصوف نے ابتداء جماعت احمدیہ کا تعارف کرایا اور امام مہدی کی آمد کی خوشخبری دی اور عقائد جماعت احمدیہ کو پیش کرتے ہوئے بتایا کہ جماعت احمدیہ ایک روحانی اور مذہبی جماعت ہے جس کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں یہی وہ واحد مذہبی جماعت ہے جو تمام بانیان مذاہب کا احترام اپنے دل میں رکھتی ہے۔ اور انکو اپنا سمجھتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی موصوف نے دنیا کی موجودہ بدامنی کی حالت کا ضمناً تذکرہ کیا اور بتایا کہ اسلام امن و سلامتی کا مذہب ہے جو مکمل امن کی ضمانت دیتا ہے کہ دنیا میں امن اس صورت میں قائم ہو سکتا ہے جبکہ سچی توحید کو دنیا میں قائم کیا جائے اور جملہ بانیان مذاہب کا احترام کیا جائے اور بحیثیت انسان ایک دوسرے سے محبت و پیار کا سلوک کیا جائے اور مساوات انسانی کو قائم کیا جائے موصوف نے سورۃ نحل کی آیت ان اللہ یامر بالعدل والاحسان کو پیش کرتے ہوئے آپس میں عدل و احسان اور نیک سلوک کرنے کی تلقین کی بعدہ حاضرین کے سوالات کے نہایت تسلی بخش جواب دیئے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس تقریب کے بہتر نتائج ظاہر کرے اور اسلام کی صداقت آشکار فرمائے آمین۔

(خاکسار عبدالجلیل نیاز انسپکٹر تحریک جدید قادیان)

نعرۂ اناخیر ... بقیہ صفحہ اول

ملاّؤں کے فتووں کا ذکر کرتا ہوں۔ (حوالہ جات موجود ہیں مگر مضمون کی طوالت کے خوف سے نہیں لکھے)

پہلی صدی ہجری

حضرت امام حسینؓ :۔ دین رسول سے خارج اور واجب القتل (فتویٰ قاضی شریح)

دوسری صدی ہجری

(۱) حضرت جنید بغدادیؒ :۔ فتنۂ تکفیر کے مصائب سے دوچار ہوئے (۲) حضرت امام ابوحنیفہؒ :۔ خرجیہ اور زندیق، مشرک، خارج از اسلام (۳) حضرت امام شافعیؒ :۔ افر من ابلیس لوگ گالیاں دیتے۔ قید کئے گئے۔

تیسری صدی ہجری

(۱) حضرت امام بخاریؒ :۔ زندیق (۲) حضرت ذوالنون مصریؒ :۔ زندیق (۳) حضرت سہل تستریؒ :۔ کافر (۴) حضرت امام حنبلؒ :۔ قید کئے گئے۔ بیڑیاں پہنائی گئیں۔ کوڑے مارے گئے (۵) حضرت امام نسائیؒ :۔ تشیع کا الزام لگایا اور مارا پیٹا۔

چوتھی صدی ہجری

(۱) حضرت منصور حلاجؒ :۔ کافر۔ زندیق۔ قید کیا۔ دار پر لٹکایا۔ (۲) حضرت امام شیخ الحسن اشعریؒ :۔ ملحد و کافر (۳) حضرت ابوبکر شبلیؒ کافر۔

پانچویں صدی ہجری

(۱) حضرت امام غزالیؒ :۔ ملحد و زندیق (۲) حضرت امام ابن حزمؒ :۔ گمراہ

چھٹی صدی ہجری

(۱) حضرت غوث اعظم سید عبدالقادر جیلانیؒ :۔ کافر (۲) حضرت خواجہ فریدالدین عطارؒ :۔ شیعیت کا الزام۔ کافر (۳) حضرت علامہ ابن رشدؒ :۔ کافر، مرتد (۴) حضرت محی الدین ابن عربیؒ :۔ کفر و ضلال کا فتویٰ (۵) حضرت شہاب الدین سہروردیؒ :۔ کافر اور واجب القتل۔ گلا گھونٹ کر شہید کئے گئے۔

ساتویں صدی ہجری

(۱) حضرت شیخ ابوالحسن شاذلیؒ :۔ زندیق (۲) حضرت شیخ عزیز الدین بن عبدالسلامؒ :۔ کافر (۳) حضرت نظام الدین اولیاءؒ :۔ مجرم اور گستاخ (۴) حضرت امام ابن تیمیہؒ :۔ کفر کا فتویٰ اور قید (۵) حضرت شمس تبریزؒ :۔ کافر، کھال کھینچی گئی۔ قتل کر کے کنویں میں ڈال دئے گئے۔ (۶) مولانا جلال الدین رومیؒ :۔ کافر۔ جو شخص اسے کافر نہ کہے وہ بھی کافر

آٹھویں صدی ہجری

(۱) حضرت امام ابن قیمؒ :۔ ایذائیں دیں۔ دُرّے مارے۔ قلعہ بند کر دئے گئے۔ (۲) حضرت تاج الدین سبکیؒ :۔ کافر

نویں صدی ہجری

(۱) حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامیؒ :۔ تکفیر کے امتحان میں ڈالے گئے۔ (۲) حضرت محمد جونپوریؒ کافر (بانی فرقہ مہدویہ) (۳) حضرت شیخ علائیؒ :۔ قتل کا فتویٰ۔ کوڑے مار کر شہید کر دئے گئے۔

دسویں صدی ہجری

(۱) حضرت احمد بہاریؒ :۔ کافر۔ شہید کر دئے گئے۔ (۲) حضرت بایزید سرمدیؒ :۔ گمراہ بے دین۔ بے شرع۔

گیارہویں صدی ہجری

(۱) حضرت مجدد الف ثانیؒ :۔ کفر اور قتل کا فتویٰ۔ قید کر دئے گئے۔ (۲) حضرت سرمدؒ :۔ کافر۔ واجب القتل۔ قتل کر دئے گئے۔ حضرت محمد ابراہیم شیرازیؒ :۔ کافر

بارہویں صدی ہجری

حضرت معصوم علیشاہؒ :۔ اسلام اور سلطنت کا غدار۔ شہید کر دئے گئے۔ (۲) شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ :۔ واجب القتل (بارہویں صدی کے مجدد) (۳) حضرت مرزا مظہر جان جاناںؒ کافر، گولی مار کر ہلاک کر دئے گئے۔

تیرہویں صدی ہجری

(۱) حضرت سید احمد بریلویؒ (۲) حضرت اسمٰعیل شہیدؒ :۔ (دونوں بزرگ مجدد وقت تھے) کافر۔ شہید کر دئے گئے۔ (۳) حضرت مولوی عبداللہ غزنویؒ :۔ کفر کا فتویٰ۔ دُرّے مارے گئے۔ قید کر دئے گئے۔

چودہویں صدی ہجری

(۱) حضرت مرزا غلام احمد قادیانی (بانی سلسلہ احمدیہ)۔ کافر، ملحد، دجال، خارج از اسلام (۲) حضرت علامہ محمد اقبالؒ :۔ کفر کا فتویٰ (نظم شکوہ لکھنے پر)

بریلوی۔ دیوبندی۔ وہابی۔ شیعہ، سُنّی ایک دوسرے کو کافر کہتے ہیں۔

پندرہویں صدی ہجری

ابھی اس صدی کا آغاز ہے اور جو سلوک پاکستان میں ملاّ لوگ احمدیوں کے ساتھ کر رہے ہیں۔ اور جو فتوے ان کے سربراہ مرزا طاہر احمد کے خلاف دئے جا رہے ہیں وہ لوگوں کے سامنے ہیں۔ اور ابھی یہ دیکھنا ہے ؏

بدلتا ہے رنگ آسماں کیسے کیسے

غرضیکہ جب کبھی انبیاء کی تعلیم پر ضعف آیا اور لوگوں نے ہدایت اور خدائی احکام پر عمل اور تدبر کرنا چھوڑ دیا اور ہر رنگ میں ملاّ کی آڑ لینا شروع کی۔ اس وقت ملاّ نے اناخیر کا نعرہ لگا کر اپنی برتری کا مظاہرہ کیا۔ کاش مسلمان خاتم النبیین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد قرآن پاک کی روشنی میں خود سچائی اور صراط مستقیم ڈھونڈیں اور ملاّ کی باتوں اور ... کے نعرۂ اناخیر سے پرہیز کریں۔

یورپین مراکز کی تحریک کے سلسلہ میں ضروری وضاحت

جیسا کہ احباب جماعت بھارت کو بذریعہ اخبار و سرکلر نظارت بیت المال ... سے معلوم ہو چکا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "یورپ میں دو نئے مراکز" کی تحریک فرماتے ہوئے ابتداءً بعض خاص ممالک کو اس تحریک میں حصہ لینے کی تحریک فرمائی تھی۔ لیکن بعد ازاں دیگر عالمی جماعت ہائے احمدیہ کے اصرار پر اس تحریک کو عمومی تحریک قرار دیتے ہوئے ہر جگہ کے احمدی احباب کو اس تحریک میں حصہ لینے کی اجازت مرحمت فرما دی جس کا اعلان بدر میں کر دیا گیا تھا۔

چونکہ بھارت کی دیگر جماعتوں میں اس تحریک کو پہنچنے اور اس پر عملدرآمد کرنے میں وقت درکار تھا اس لئے مرکز قادیان میں حصہ لینے والے افراد کے وعدہ جات اور وصولی کی پوزیشن حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھجوا دی گئی اور لجنہ اماء اللہ قادیان کی طرف سے براہ راست اطلاع بھی حضور کی خدمت میں دی گئی تھی جس پر حضور انور نے اظہار خوشنودی فرمایا ہے اور اپنے خطبہ جمعہ مورخہ $\frac{8}{84}$ ۱۰ میں خاص طور پر ذکر فرمایا ہے۔

چونکہ اب تک اس تحریک میں ادائیگی رقوم کی کوئی تاریخ حضور کی طرف سے مقرر نہیں کی گئی تھی اس لئے اس کا تفصیلی اعلان نہیں کیا جا سکتا تھا۔ اب ... حضور انور نے بھارت کے احمدی احباب و جماعتوں کے لئے ... ادائیگی کی اجازت مرحمت فرما دی ہے اس لئے اب احباب جماعت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ... مراکز میں ادائیگی چندہ کی تاریخ ۳۱ر دسمبر ۱۹۸۴ء تک مقرر کی جاتی ہے احباب اور جماعتیں اس مدت کے اندر وعدہ جات کی ادائیگی فرما دیں اور حسب توفیق زیادہ سے زیادہ حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بڑھ چڑھ کر قربانی کی توفیق عطا فرمائے اور اسکو قبول فرماتے ہوئے اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین۔

مرزا وسیم احمد ناظر اعلیٰ

لجنات اماء اللہ بھارت کا

سالانہ اجتماع

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ کی منظوری سے سالانہ اجتماع لجنات اماء اللہ بھارت کے لئے ۲۱ر ۲۲ر ۲۳ر اکتوبر ۱۹۸۴ء کی تاریخیں رکھی گئی ہیں۔ ہر لجنہ ان تاریخوں میں اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرے تاکہ تمام لجنات کے اجتماعات مقررہ تاریخوں میں ہوں۔ لجنات کے ساتھ ہی ناصرات الاحمدیہ کا اجتماع رکھا جائے۔ صوبہ جات اڑیسہ، کشمیر، کیرالہ۔ اور آندھرا پردیش میں گذشتہ سالوں کی طرح صوبائی سالانہ اجتماع منعقد کرکے ان میں اپنے اپنے صوبہ کی تمام لجنات کو شامل کرنے کی کوشش کی جائے۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

تصحیح

بدر مجریہ $\frac{9}{84}$ ۱۶ میں شائع شدہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ ... کے صفحہ ... کالم ۲ کی اوپر سے ۲۶ ویں سطر لیسٹ کی آواز صاف نہ ہونے کی وجہ سے ... درج ہوئی ہے:

"حالانکہ جماعت کے متعلق اصلاح ہے"

جب کہ صحیح عبارت اس طرح ہے:۔

"ہالینڈ جماعت کے متعلق اطلاع ہے" ... فروگذاشت کے لئے معذرت خواہ ہے۔ امید ہے قارئین اس کی درستی فرما لیں گے۔

شاہراہِ غلبۂ اسلام پر

ہماری کامیاب تبلیغی اور تربیتی مساعی

مجلس خدام الاحمدیہ ٹوکیو کا تیسرا سالانہ سائیکل سفر

:- مکرم مغفور احمد صاحب منیر امیر و مبلغ انچارج جاپان تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۰-۵-۸۴ کو مجلس خدام الاحمدیہ ٹوکیو نے YUME NO SHIMA (خوابوں کے جزیرہ) تک سائیکل پر تبلیغی سفر کرنے کا پروگرام بنایا جس میں بشمول پانچ غیر از جماعت افراد ۱۵ خدام شامل ہوئے سائیکل سواروں نے مختلف تبلیغی بینر لگائے ہوئے تھے یہ قافلہ ٹوکیو سے صبح آٹھ بجے روانہ ہو کر شام ساڑھے پانچ بجے بخیریت اپنی منزلِ مقصود پر پہنچ گیا۔ واپسی بھی اسی دن شام کو سائیکلوں پر ہوئی۔ سفر میں خدام و انصار کو بہترین رنگ میں تبلیغ کرنے کا موقعہ ملا۔ بعض دلچسپ مقابلوں کا بھی اہتمام کیا گیا۔

مانٹریال کینیڈا میں کامیاب سمپوزیم

:- مکرم منیر الدین صاحب شمس امیر و مشنری انچارج کینیڈا رقم طراز ہیں کہ مورخہ ۱۸-۳-۸۴ کو کینیڈا کے شہر مانٹریال میں احمدیہ مشن ہاؤس کی طرف سے ایک نہایت کامیاب سمپوزیم گناہ کے تصور پر منعقد کیا گیا جس میں کثیر تعداد میں غیر مسلم اور غیر از جماعت احباب نے کثرت سے شرکت کی اس موقعہ پر خاکسار نے جماعت احمدیہ کی مختصر تاریخ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ جماعت احمدیہ ایسے اجلاسات کے انعقاد میں پیش پیش ہے جس میں دیگر مذاہب کے سکالرز کو بھی اپنے خیالات کے اظہار کا موقعہ دیا جاتا ہے تا باہمی خیالات کا تبادلہ ہو کر ایک دوسرے کے قریب آنے کا موقعہ ملے اجلاس کے اختتام پر دیگر مذاہب کے مقررین کو اسلام کے بارہ میں کتب اور قرآن پاک کا انگریزی ترجمہ بطور تحفہ پیش کیا گیا۔ C.B.C ریڈیو نے سمپوزیم کے انٹرویوز پر مشتمل پروگرام نشر کیا جس میں جماعت احمدیہ کے عقائد بیان کئے گئے۔

ٹورانٹو میں یوم پیشوایان مذاہب کا انعقاد

:- مکرم منیر الدین صاحب شمس اپنی ایک اور رپورٹ میں تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۱۳-۵-۸۴ کو یونیورسٹی آف ٹورانٹو کے Faculty of Education کے آڈیٹوریم میں جماعت احمدیہ ٹورانٹو کی طرف سے یوم پیشوایان مذاہب کا اہتمام کیا گیا جسکی صدارت انٹرفیتھ کونسل گریٹر ٹورانٹو کے چیرمین نے کی آپ نے اپنے صدارتی ریمارکس میں قیام امن و اتحاد کے لئے جماعت احمدیہ کی کوششوں کو سراہا۔ تقریب میں مختلف بانیان مذاہب کے حالات زندگی پر ان مذاہب ہی کے نمائندگان نے اپنے خیالات کا اظہار کیا خاکسار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ تعلیمات اور پاکیزہ سیرت پر روشنی ڈالی تقاریر کے اختتام پر سوال و جواب کا موقعہ دیا گیا صدر اجلاس اور مقررین کی خدمت میں قرآن کریم اور اسلام سے متعلق کتب کا تحفہ پیش کیا گیا۔ اسی طرح حاضرین میں بھی لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

کینیڈا میں یوم تبلیغ

:- مکرم منیر الدین صاحب شمس ہی تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۱-۴-۸۴ کو کینیڈا کی تمام جماعتوں نے بڑے شوق اور ولولہ سے یوم تبلیغ منایا بچوں کا ولولہ اور شوق قابل دید تھا جنہوں نے بڑے ذوق اور شوق کے ساتھ مختلف پلازوں اور گھروں میں جا کر اور ریلوے اسٹیشن پر لٹریچر تقسیم کیا۔ اس موقعہ پر ۱۵ ہزار سے زائد پمفلٹ ساری جماعتوں کی طرف سے تقسیم کئے گئے۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے اور اس بابرکت کام میں شامل ہونے والوں کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

برہمو سماج کے جلسہ میں احمدی مقررین کی تقاریر

:- مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ انچارج کلکتہ لکھتے ہیں کہ مورخہ ۳-۴-۸۴ کو پارک سرکس میدان میں برہمو سماج کی طرف سے منعقدہ سالانہ جلسہ میں اسلام کی نمائندگی کرتے ہوئے خاکسار اور مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم۔اے۔ کو شامل ہونے کا موقعہ ملا اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب نے قرآن کریم کی تعلیم کی روشنی میں ایک مومن مسلمان کی تعریف بیان کی۔ بعدہ خاکسار نے اسلام میں رواداری کی تعلیم اور اس سلسلہ میں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک سیرت کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا۔ تقریر کے آخر میں جملہ مذاہب کی کتب میں بیان کردہ پیشگوئیوں کے مطابق اس آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والے موعود اقوام عالم کا ذکر کیا اور بانیٔ جماعت احمدیہ کی صداقت اور پاکیزہ تعلیمات پر روشنی ڈالی ہر دو تقاریر بفضلہ تعالیٰ پسند کی گئیں صدر جلسہ (برہمو سماج کے سیکرٹری صاحب) نے ہماری تقاریر سے قبل اور بعد میں بھی جماعت احمدیہ کے روحانی پروگرام اور لائحہ عمل کی تعریف کی اور شکریہ ادا کیا حاضرین جلسہ میں انگریزی اور بنگلہ لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ اس کے نیک اثرات ظاہر فرمائے آمین۔

گوردوارہ سنگھ سبھا بنگلور میں احمدی مبلغ کی تقریر

مکرم برکات احمد صاحب سلیم سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ بنگلور لکھتے ہیں کہ مورخہ ۵-۸-۸۴ کو گوردوارہ سنگھ سبھا بنگلور کے منتظمین کی درخواست پر مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر مبلغ سلسلہ، خاکسار کے علاوہ سیکرٹری صاحب تعلیم وکل، ۲۰ خدام پر مشتمل ایک وفد اس تقریب میں شامل ہوا ہے۔ مکرم مولوی صاحب نے اپنی تقریر میں حضرت بابا نانک، مسلمان صوفیوں، بزرگوں اور بادشاہوں کے نہایت اچھے تعلقات کا ذکر کیا جس سے سامعین بہت متاثر ہوئے۔ گوردوارہ کی لائبریری کے لئے قرآن مجید گورمکھی کا تحفہ پیش کیا گیا جسکے لئے صدر صاحب گوردوارہ سنگھ سبھا نے جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا اس موقعہ پر خدام نے پنجابی اور انگریزی زبان میں حاضرین میں کثیر تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا اللہ تعالےٰ اس کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے آمین۔

سورو (اڑیسہ) میں تبلیغی جلسہ مبلغ سلسلہ کا تبلیغی دورہ

مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور مبلغ مقیم بھدرک، رقم طراز ہیں کہ مورخہ ۵-۸-۸۴ کو مکرم عمر علی صاحب مرحوم سورو کے مکان پر خاکسار کی زیر صدارت ایک تبلیغی جلسہ ہوا تلاوت قرآن مجید اور نظم خوانی کے بعد چار تبلیغی تقاریر ہوئیں اس طرح قرب و جوار میں رہنے والے غیر احمدیوں تک پیغام حق پہنچانے کا موقعہ ملا مورخہ ۴-۸-۸۴ کو مولوی عبد الحق صاحب فضل کی آمد پر ایک تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا جس میں مکرم مولوی صاحب نے تقریر کی۔

مکرم مولوی صاحب مزید لکھتے ہیں مورخہ ۱۱-۸-۸۴ کو خاکسار بعض احمدی بھائیوں کی معیت میں بنجوری روڈ گیا جہاں بعض غیر احمدیوں سے تبادلہ خیالات کا موقعہ ملا اور ہندو دوستوں میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ دوسرے روز وہاں ایک تربیتی جلسہ بھی منعقد کیا گیا۔

جماعت احمدیہ کوڈالی (کیرالہ) میں تربیتی جلسہ

مکرم سی عبد الرحمن صاحب معلم وقف جدید کوڈالی (کیرالہ) لکھتے ہیں کہ مورخہ ۱۰-۸-۸۴ کو بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ میں مکرم ڈاکٹر منصور احمد صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا جس میں خاکسار کے علاوہ مکرم سی مبارک احمد صاحب مکرم کے زین الدین صاحب اور مکرم سی پی جمال الدین صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان نے مختلف تربیتی پہلوؤں پر تقاریر کیں۔ صدر اجلاس نے بھی اپنی تقریر میں بعض ضروری امور کی طرف توجہ دلائی۔

لجنہ اماء اللہ حیدر آباد کے زیر اہتمام تربیتی کلاس

محترمہ محمودہ رشید صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ حیدر آباد تحریر فرماتی ہیں کہ مورخہ ۴-۵-۸۴ کو احمدیہ جوبلی ہال میں مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ سلسلہ کے درس قرآن کریم سے پندرہ روزہ تربیتی کلاس کا آغاز کیا گیا جسمیں ۳۰ ممبرات نے شرکت کی مورخہ ۶-۵-۸۴ کو اکبر حسین صاحب سعید آباد کے مکان پر پہلی مرتبہ یوم امہات منایا گیا۔ جو ہر حیثیت سے کامیاب رہا اس پروگرام میں قادیان کی بعض محترم خواتین کے علاوہ تقریباً ۳۰ سو مقامی ممبرات نے شرکت کی مورخہ ۹-۵-۸۴ کو جوبلی ہال میں درس حدیث کی کلاس میں محترمہ فرحت الدین صاحبہ صدر لجنہ سکندر آباد نے حدیث کی تعریف اقسام اور سنت و حدیث میں فرق کو بیان کیا خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے متعلق بعض مستند احادیث پڑھ کر سنائیں

۲۳ کو قرآن کا ترجمہ اور تشریح بیان کی بروز جمعہ المبارک چوتھی کلاس کا آغاز کیا گیا محترمہ اعظم النساء صاحبہ صدر لجنہ حیدر آباد نے کتاب تبلیغ ہدایت کا درس دیا اس کلاس میں ۳۳ ممبرات نے شرکت کی اور یوں ......

عید الاضحیہ کے موقعہ پر

قادیان میں قربانی کی رقوم بھجوانے والے احباب

(قسط دوم)

عید الاضحیہ ۱۹۸۴ء کے موقعہ پر جن افراد نے قادیان میں قربانی کے لئے رقوم بھجوائی ہیں ان کے اسماء ذیل میں درج کئے جا رہے ہیں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان سب احباب کی قربانیاں قبول فرمائے اور ان کے اخلاص و اموال میں برکت عطا فرمائے آمین

امیر جماعت احمدیہ قادیان

اسماء	تعداد قربانی
مکرم منور احمد صاحب گلاسکو	۱
مکرم حامد علی شیخ صاحب واکنگ	۱
مکرم سید خورشید احمد صاحب ؍؍	۱
مکرم فیاض رسول صاحب بنگالی برمنگھم	۱
مکرم ایم رفیق صاحب ؍؍	۱
مکرم ڈاکٹر ایم زیڈ طاہر صاحب ؍؍	۱
مکرم داؤد احمد صاحب گلزار لندن	۱
مسز امۃ اللہ ادریس ؍؍	۱
مکرم نذیر احمد صاحب ڈار ؍؍	۱
مکرم آفتاب احمد خان صاحب ؍؍	۱
مکرم طاہر احمد صاحب کھوکھر لیسٹر	۱
مکرم مسعود احمد حیات صاحب ایسٹ لندن	۱
مکرم بشیر احمد آرچرڈ صاحب آکسفورڈ	۱
مکرم محمد عارف صاحب بھٹی کرائیڈن	۱
مکرم رانا سعید احمد صاحب ؍؍	۱
مکرم لال دین صاحب ؍؍	۱
مکرم مبشر احمد صاحب لندن	۱
مکرم دین محمد صاحب ٹوٹنگ	۱
مکرم انوار احمد صاحب بیر ؍؍	۱
مکرم نجیب الدین احمد صاحب ؍؍	۱
مکرم منیر احمد صاحب کھوکھر ساؤتھ فیلڈ	۲
مکرم نذیر احمد صاحب کھوکھر مرحوم ؍؍	۱
مکرم امیر الملک صاحب ہنسلو	۱
مکرم ملک بلیغ اللہ صاحب ایسٹ لندن	۱
مسز ثمر تسنیم صاحبہ ؍؍ ؍؍	۱
مکرم سکندر بادشاہ صاحب برٹن آن ٹرینٹ	۱
مکرم غلام محمد نجابت حضرت رسول کریم صلعم ہڈرزفیلڈ	۱
مکرم نسیم احمد صاحب باجوہ کرائیڈن	۱
مکرم عبدالکریم صاحب لندن	۱
مکرم مبارک احمد صاحب ایسٹ لندن	۱
مکرم ملک سعید احمد صاحب ؍؍ ؍؍	۱
مکرم مرغوب احمد خان صاحب لندن	۱
مکرم محمد رحیم فیض صاحب ؍؍	۱
مکرم ادریس احمد صاحب بھٹی لیبیا	۱
مکرم رشید احمد صاحب لندن	۱
مکرم ڈاکٹر میر مبارک احمد صاحب نائیجیریا	۱
مکرم خلیل احمد صاحب ناصر امریکہ	۱

اسماء	تعداد قربانی
مکرم ڈاکٹر ولی شاہ صاحب لندن	۱
مکرم ڈاکٹر نذیر احمد صاحب ؍؍	۱
مکرم ڈاکٹر سردار حمید احمد صاحب نائیجیریا	۱
مکرم محمد اکرم احمدی صاحب لیبیا	۱
مکرم محمد ارشد صاحب احمدی جلنگھم	۱
مکرمہ حفیظہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد انور شاہ صاحب مرحوم لندن	۱
مکرم مبارک احمد صاحب قریشی جلنگھم	۱
مکرم سفیر احمد صاحب بھٹی ؍؍	۱
مکرمہ بشریٰ بیگم اہلیہ سفیر احمد بھٹی ؍؍	۱
مکرم انعام اللہ کتانی صاحب لندن	۱
مکرم خواجہ منیر الدین صاحب ؍؍	۱
مکرم عطاء المجیب صاحب راشد ؍؍	۱
مکرم محمد شریف اشرف صاحب ؍؍	۱
مکرم ڈاکٹر حامد اللہ صاحب ہڈرزفیلڈ	۱
مکرمہ امۃ الحی بیگم صاحبہ ؍؍	۱
مکرم چوہدری عبدالغفور صاحب مانچسٹر	۲
مکرم چوہدری عبدالحق صاحب ؍؍	۱
مکرم منصور احمد گلزار صاحب لندن	۱
مکرم منور احمد گلزار صاحب ؍؍	۱
مکرمہ مبارکہ طاہر صاحبہ ؍؍	۱
مکرمہ سلمہ انور احمد صاحبہ ؍؍	۱
مکرم منیر نواز صاحب ؍؍	۲
مکرم خلیل احمد باجوہ صاحب ؍؍	۱
مکرم رشید احمد صاحب ؍؍	۱
مکرم محمد احمد صاحب سوال ایسٹ لندن	۱
مکرم رفیق احمد حیات صاحب لندن	۱
مکرم شبیر احمد فاروقی صاحب ؍؍	۱
مکرم لطیف احمد خان صاحب ہنسلو	۱
مکرمہ آفریدہ رشیدہ صاحبہ ملیشیا	۱
مکرم محمود مجید احمد خان صاحب دوبئی	۱
مکرم ڈاکٹر محمود علی خان صاحب ارکنساس	۱
مکرم ایم حبیب علی خان صاحب مرحوم ؍؍	۱
مکرم نذیر احمد صاحب کھوکھر مرحوم لندن	۱
مکرم نعمت اللہ صاحب بنگلور	۱
مکرم وقار احمد صاحب ؍؍	۱
مکرم ڈاکٹر شاہد احمد صاحب نیویارک	۱
اہلیہ مکرم ڈاکٹر شاہد احمد صاحب ؍؍	۱
مکرمہ انوری عباس بیگم صاحبہ کلکتہ	۱
مکرم صالح بشیر الدین احمد صاحب ؍؍	۱

اسماء	تعداد قربانی	
مکرم شرف الدین احمد خان صاحب حیدرآباد	۱	DARI SEMARANG
مکرم حمید الدین صاحب ؍؍	۱	״
مکرم عبدالستار صاحب ہالینڈ	۱	״
مکرم وسیم احمد صاحب سوال لندن	۱	״
مکرم کے۔ ٹی۔ مصطفےٰ صاحب پینگاڈی	۱	IBU SURATI ABDURAHMAN
مکرم ایس وی عبداللطیف صاحب ؍؍	۱	CHAIRUL BAHRI
مکرمہ رحمت عبدالرحمٰن صاحبہ ؍؍	۱	LIUS MAALA
مکرم ٹی بی محمود صاحب امریکہ	۱	Ir. ASEP MANAN
جماعت احمدیہ ماریشس ماریشس	۵	BPK. MAHMUD AHMAD Cheema
مکرم شہزادہ پیر [illegible] صاحب کلکتہ	۲	Dr. MOHAMMAD AZHARI
مکرم غلام محمد صاحب [illegible] ممبئی	۱	NY. ETYM AZHARI
مکرم عبدالشکور میاں صاحب زیوریخ	۱	BPK. SALEH BALPAS
مکرمہ خدیجہ خاتون مرحومہ بذریعہ عزیزہ		״ SANUSI
خاتون صاحبہ پیہ پورہ	۱	NY. SANUSI
مکرم چوہدری عبدالغفار صاحب سڈنی	۲	HADDIROH SUKARJO
مکرم محمد عثمان صاحب ؍؍	۱	H. NEMAN
مکرم سلطان احمد صاحب دوحہ قطر	۱	BOANG
الامریکہ لیشتو	٦	SUMARDI MUHAMIT
مکرمہ حفیظہ صادقہ حسنی صاحبہ لندن	۱	IBU JUMISAH
مکرم خالد محمود صاحب جرمن	۱	BPK. ARGA DIRAKSA
مکرم محمد رفیق صاحب ؍؍	۱	DARI SEMARANG
مکرم منیر احمد صاحب ؍؍	۱	Ir. A. SYARIF LUBIS
مکرم عبداللہ طاہر صاحب ؍؍	۱	NY. ORGANI SYARIF LUBIS
مکرم افتخار حسنی صاحب ؍؍	۱	BPK. R. HADI IMAN SUDDITA S.H.
مکرم حفیظ الرحمٰن صاحب ؍؍	۱	DRS. ROSEFENDY M.SE
مکرم سعید داؤد احمد صاحب مظفرپور	۱	Ir. SETIO SUMITO
Ir. PIPIP SUMANTRI		NY. ANTIN K. SUMITO
NY. ELIS HERIIAN S.		IKIN SADIKIN
AMI N RAHMI S.		NY. ENDAH GHTASIMAN
QANITA S.		H. OMBI SUAMBI
ZAHRAH S.		WIRYATOMO
KELUARGA MAMA LUKMAN		R. USMAN SUBANDI
NY. KANCEU K FARIDA S.		RUS WANGSAATMAJA
FICKY STENFIK S.		AGA WARGAPUTRA
KELUARGA NANI SUDHRMI		NY. FATIMAH HANAFI
IBU EMAH JALAKSANA		NY. SUKAENI DARMA
BAPAK Ir. ZAKIR HALIM		NY. AHMAD SURYAHAMINA
TAHERAH ZAKIR		NY. ROSE JRIN MANSUR
IBU KHADIJAH RASYID		FERYA F. MANSUR
MUHTARUDDIN		DRA NURUL MUKLISAH
HASAN		Ir. AHMAD HAKIM SAFARI
SUTAN ALAMSYAH		Drs. MAHMUD MUBARIK Ahmad
NY. ROS ALAMSYAH		Drs. MAKIN AHMAD
AMINAH [illegible] T ALAMSYAH		BPK. INDI IBRAHIM
ALMARHUM ATMA DAYAWINATA		TAHIR MAHMUD AHMAD ARID
STRA (TAJUDIN)		KELUARGA HARISETIARSO
DARI PADANG		DR. [illegible] AHMADI
DARI PADANG		Drs. DUYEH ABDULLAH
BPK. MUHTAR		NY. DUYEH ABDULLAH
MAHMUD MUMU		NY. ROASIH DIDI
DARI SEMARANG		NY. MASITOH UWEH.

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا ساتواں اور مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا چھٹا

سالانہ اجتماع

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی آگاہی کے لئے تحریر ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے ساتویں اور مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے چھٹے سالانہ اجتماع کے انعقاد کے لئے مورخہ ۲۶ ر ۲۷ ر اور ۲۸ ر اکتوبر ۱۹۸۴ء کی تاریخوں کی منظوری عطا فرمائی ہے۔

قائدین کرام خود اپنے اپنے نمائندگان سالانہ اجتماع میں بھجوانے کی طرف ابھی سے خصوصی توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ نمائندگان کو اس بابرکت روحانی اجتماع میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا پانچواں سالانہ اجتماع

جملہ مجالس ہائے انصار اللہ بھارت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے پانچویں سالانہ اجتماع کے انعقاد کے لئے ۱۴ ر ۱۵ ر اکتوبر ۱۹۸۴ء کی تاریخوں کی منظوری عطا فرمادی ہے۔ ناظمین اعلیٰ، ناظمین ضلع اور جملہ زعماء کرام خود اپنے نمائندگان اس اجتماع میں بھجوانے کے لئے ابھی سے خصوصی توجہ دیں نیز چندہ اجتماع کی فراہمی کی کوشش بھی کریں۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو بابرکت کرے اور زیادہ سے زیادہ نمائندگان کو شمولیت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

احمدیہ مسلم کانفرنس اترپردیش

۲۰ ر ۲۱ ر اکتوبر کی تاریخوں میں کانپور میں منعقد ہوگی

احباب جماعت ہائے احمدیہ اترپردیش کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال آل اترپردیش احمدیہ مسلم کانفرنس مورخہ ۲۰ ر ۲۱ ر اکتوبر بروز ہفتہ و اتوار کانپور میں منعقد ہوگی۔ احباب کانفرنس کی کامیابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ کانفرنس میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت فرمائیں۔ کانفرنس کے اخراجات کے لئے جماعتیں فنڈ بھی فراہم فرمائیں۔ کانفرنس کے سلسلہ میں معلومات حاصل کرنے کے لئے حسب ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں:۔ مکرم ظفر عالم خان صاحب صدر مجلس استقبالیہ

۲/۲۹ مکھنیاں بازار کانپور۔ یوپی

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

ہفتہ قرآن مجید جماعت ہائے احمدیہ جمشید پور (پونچھ)، مدراس اور یادگیر کی جانب سے "ہفتہ قرآن مجید" کامیابی سے منانے سے متعلق خوشی کن رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان تمام جماعتوں کی خدمات مساعی کو بار آور بنائے اور اپنی جناب میں شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین۔ (ادارہ)

وصایا

> مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل ازیں اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ بہشتی مقبرہ کے دفتر میں ایک ماہ کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل سے آگاہ کریں۔
>
> سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۸۵۹۸ / ۸۴:- میں عبد العزیز اختر ولد مکرم عبد السلام صاحب درویش قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۸۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میں اس وقت بیرون ملک ملازمت کرتا ہوں جس سے مجھے تقریباً ماہوار ۴۰۰۰/- روپے کی آمد ہوتی ہے۔ میں اپنی آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتا ہوں۔ آئندہ اگر میں کوئی مزید جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
مرزا محمد اقبال	عبد العزیز اختر	رفیق احمد انسپکٹر تحریک جدید

وصیت نمبر ۸۶۵۹ / ۸۴:- میں نسیم اختر زوجہ چوہدری عبد العزیز اختر قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۸۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ میری منقولہ جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے (۱) زیور طلائی تین گرام انگوٹھی موجودہ قیمت ۵۴۰/- روپے (۲) زیور نقرئی پازیب، انگوٹھی، ہار، کانٹے وزن ۹ گرام قیمت ۲۱۵/- روپے (۳) دو عدد دستی گھڑیاں مالیت ۵۰۰/- (۴) حق مہر بذمہ خاوند ۸۰۰۰/- کل ۹۲۵۵/- روپے ہیں۔ مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اس کے علاوہ مجھے میرے خاوند کی جانب سے ۲۰۰/- روپیہ ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتی رہوں گی۔ آئندہ اگر کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کرتی رہوں گی۔ نیز یہ وصیت تاریخ وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
عبد العزیز اختر	نسیم اختر	عبد السلام درویش

وصیت نمبر ۸۶۶۰ / ۸۴:- میں امۃ الباری قمر بنت مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بھارت بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۸۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میں اس وقت (بی اے) کی طالبہ ہوں میری کوئی بھی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے البتہ مجھے اپنے والد صاحب سے ماہوار ۵/- روپے جیب خرچ ملتا ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں اگر کوئی جائیداد آئندہ پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان کو دیتی رہوں گی نیز میری وفات پر میرا جو متروکہ ثابت ہوگا اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ میری یہ وصیت فوری طور پر نافذ کی جائے۔

گواہ شد۔ عبد الباسط قمر — الامۃ۔ امۃ الباری قمر — گواہ شد محمد حفیظ بقاپوری

خدا تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے سے رزق اور مال میں برکت دی جاتی ہے

(الشریعت الحالی احمد قادیان)

اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA
PHONE :- 279203
CARDBOARD BOX MFG. CO.
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چیت پور روڈ۔ کلکتہ ۷۳

MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.
PH. 275475
RESI. 273903
CALCUTTA - 700073.

"میں وہی ہوں

جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا"

(فتح اسلام" مصنفہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لیبرٹی بوٹ ہاؤس

نمبر ۵-۲-۱۸
فلک نما
حیدرآباد - ۵۰۰۲۵۳

FOR BEAUTIFUL AND DURABLE RINGS OF
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
MADE OF PURE GOLD & SILVER (AND) ALL TIPES OF ORNAMENTS IN LATEST DESIGNES

PLEASE CONTACT :-
KASHMIR JEWELLERS
OPPOSITE MASJID AQSA, QADIAN-143516.

"AUTOCENTRE" :تار کا پتہ
23-5222
23-1652
ٹیلیفون نمبرز

آٹو ٹریڈرز

۱۶- مینگو لین۔ کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱

HM ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار HM
برائے :- ایمبسڈر ● بیڈفورڈ ● ٹریکٹر
SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر
ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں!

AUTO TRADERS
16 - MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش :- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲- ٹپسیا روڈ۔ کلکتہ ۳۹-۷۰۰۰

SUNRISE RUBBER PRODUCTS
2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA-700039.

پرفیکٹ ٹریول ایڈس

PERFECT TRAVEL AIDS
6/2/54 (1)
MAHADEVPET
MADIKERI-571201
(KARNATAK)

رحیم کاٹیج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE INDUSTRIES
17-A, RASOOL BUILDING
MOHAMEDAN CROSS LANE
MADANPURA
BOMBAY-8.

ریگزین۔ فوم۔ چمڑے۔ جینس اور ڈیریٹ سے تیار کردہ بہترین۔ معیاری اور پائیدار سوٹ کیس۔ بریف کیس۔ اسکول بیگ۔ ایر بیگ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ) ہینڈ پرس۔ منی پرس۔ بیلٹ اور بیلٹ کے مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز!!

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے!

آٹو ونگس

AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD.
C.I.T. COLONY.
MADRAS - 600004
PHONE NO. 76360.

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے!

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب :- احمدیہ مسلم مشن ۲ ۔ نیوپارک سٹریٹ ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ ۔ فون نمبر ۔ ۴۴۳۲۱۷

یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُّوْحِیْٓ اِلَیْھِمْ مِّنَ السَّمَآءِ

تیری مدد وہ لوگ کریں گے
جن پر ہم آسمان سے وحی کریں گے
(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیش کردہ : کرشن احمد گوتم ، احمد اینڈ برادرز ڈسٹری بیوٹرز ۔ ٹرانسپورٹ ڈیلرز ۔ مدینہ میدان روڈ ۔ بھدرک ۔ ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)
پروپرائیٹرز ۔ شیخ محمد یونس احمدی ۔ فون نمبر 294

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ ۔ اسلام آباد (کشمیر)

گلڈلک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ ۔ اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو ۔ ٹی وی ۔ اُوشا پنکھے اور سلائی مشین کے سب اے گریڈ

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو ، نہ اُن کی تحقیر ۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو ، نہ خودنمائی سے اُن کی تذلیل ۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو ، نہ خودپسندی سے اُن پر تکبر ۔

(کشتی نوح)

M. MOOSA RAZA SAHEB & SONS
NO. 6, ALBERT VICTOR ROAD, FORT.
GRAM :- MOOSA RAZA
PHONE :- 605558.
BANGALORE -2.

حیدرآباد میں
فون نمبر 42301

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش ، قابلِ بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریوائنڈنگ ورکشاپ (آغاپورہ)

۲۸۷ ۔ ۱ ۔ ۱۶ سعید آباد ۔ حیدرآباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۱)

فون نمبر 42916 ۔ ٹیلیگرام "ALLIED"

الائیڈ پروڈکٹس

سپلائرز :- کرشنڈ بون ۔ بون میل ۔ بون سینیوز ۔ ہارن ہوفس وغیرہ

(پتہ)

نمبر ۳۰ ۔ ۲ ۔ ۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن ۔ حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکرِ الٰہی سے معمور کرو!"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

NIR ®
CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں :-

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربڑ شیٹ ، ہوائی چپل نیز ربڑ پلاسٹک اور کینوس کے جوتے !